پیداواری منصوبہ

2024-25

موسم سرما کی سبزیاں

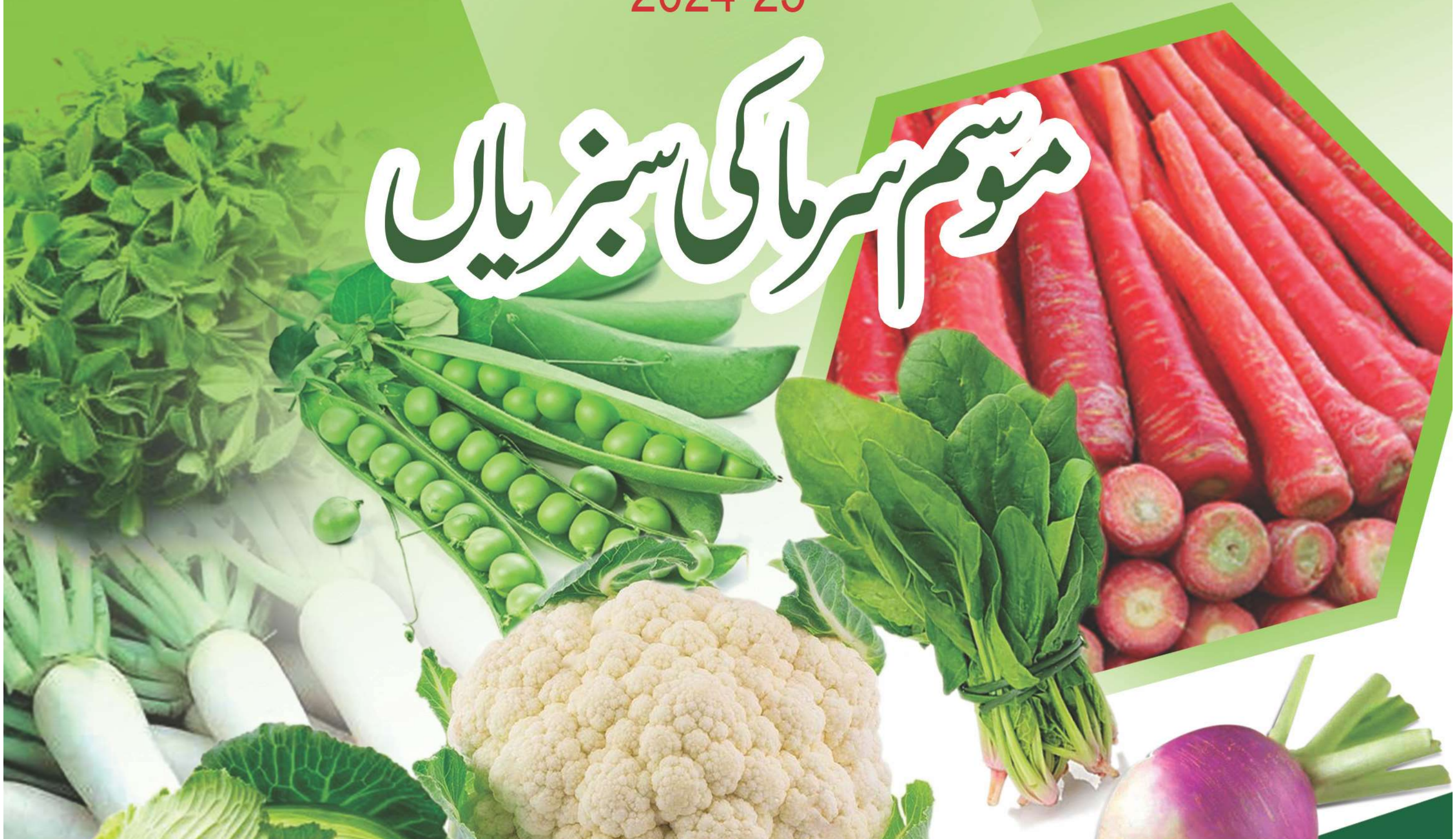

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

پیداواری منصوبہ سبزیات موسم سرما 2024-25

مٹر

مٹر ایک اہم سبزی ہے۔اہم غذائی اجزاء جو صحت کے لئے مفید ہیں،مٹر میں موجود ہوتے ہیں۔اس میں پروٹین خاصی مقدار میں پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے اسے گوشت کا متبادل کہا جاسکتا ہے۔مٹر ایک لذیذ سبزی ہے جسے مختلف طریقوں سے کھایا جاتا ہے۔اسے پھلیوں سمیت اُبال کر یا روسٹ کر کے بھی کھایا جاسکتا ہے۔علاوہ ازیں اس کو ڈبوں میں محفوظ کر کے رکھا جاسکتا ہے اور دور دراز مقامات پر پہنچایا جاسکتا ہے۔

پنجاب میں پچھلے پانچ سالوں میں مٹر کا رقبہ، پیداوار و اوسط پیداوار درج ذیل ہے۔

سال	رقبہ			کل پیداوار	اوسط پیداوار
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر	من فی ایکڑ
2019-20	25.770	63.681	184.600	7164	72.47
2020-21	58.677	144.997	506.788	8637	87.38
2021-22	40.268	99.507	342.455	8504	86.04
2022-23	47.867	118.284	354.567	7407	74.94
2023-24	47.663	117.729	343.886	7219	73.03

آب و ہوا

مٹر کے بیج کے اچھے اُگاؤ کیلئے 20 تا25 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے اور نشوونماء کے لئے معتدل آب و ہوا موزوں ہے۔پنجاب میں مٹر کی زیادہ تر کاشت شیخوپورہ،گوجرانوالہ،قصور،ٹوبہ ٹیک سنگھ،ساہیوال،اوکاڑہ،پاکپتن،ملتان،خانیوال اور وہاڑی کے اضلاع میں ہوتی ہے۔

وقتِ کاشت

اگیتی اقسام سے سبز پھلیاں حاصل کرنے کیلئے کاشت کا موزوں وقت ستمبر کا آخری یا اکتوبر کا پہلا ہفتہ ہے۔ستمبر کے مہینے میں اگر اچھی بارش ہو جائے اور درجہ حرارت سازگار ہو جائے تو 20 ستمبر سے کاشت شروع کی جا سکتی ہے ورنہ اکتوبر میں بوائی کریں۔پنجاب کے شمالی علاقوں میں ستمبر میں کاشت کیلئے حالات سازگار ہو جاتے ہیں۔پچھیتی اقسام سے سبز پھلیاں حاصل کرنے کیلئے کاشت کا بہترین وقت اکتوبر کا آخری ہفتہ یا نومبر کا پہلا ہفتہ ہے۔

شرح بیج

مٹر کی اگیتی اقسام کیلئے 30 تا 35 کلوگرام اور پچھیتی اقسام کیلئے 20 تا 25 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔

مٹر کی ترقی دادہ اقسام

وقتِ کاشت کے لحاظ سے مٹر کی اگیتی اور پچھیتی اقسام ہیں۔اگیتی اقسام کا فصلی دورانیہ 60 تا 70 دن ہے جبکہ پچھیتی اقسام کا دورانیہ 100 تا 125 دن تک ہے۔ادارہ تحقیقات سبزیات فیصل آباد کی تیار کردہ اگیتی اور پچھیتی اقسام اور خصوصیات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	اقسام	گروپ	خصوصیات
1	سپریم	اگیتی	اس کی پیداواری صلاحیت بہترین ہے۔سبز پھلیوں کی پیداوار 100 من فی ایکڑ تک ہے اور بیج کی پیداوار 20 تا 25 من فی ایکڑ ہے۔اس کی پھلی لمبی اور تلوار نما ہوتی ہے۔دانے گول اور سائز میں چھوٹے ہیں۔پھلی میں دانوں کی تعداد 9 تا 11 ہے۔
2	مٹر 2009	اگیتی/ پچھیتی	یہ اچھی پیداواری صلاحیت کی حامل قسم ہے۔اس کی پھلی لمبی اور تلوار نما ہوتی ہے اور اس میں 9 تا 11 دانے ہوتے ہیں۔اس کا دانہ موٹا، سبز اور میٹھا ہوتا ہے اور یہ بیماریوں اور کیڑوں کے خلاف بہتر قوتِ مدافعت رکھتی ہے۔سبز پھلیوں کی پیداواری صلاحیت 80 تا 85 من فی ایکڑ جبکہ بیج کیلئے کاشت کی گئی فصل کی پیداواری صلاحیت 25 تا 30 من فی ایکڑ ہے۔
3	میٹیور	اگیتی	اس کا قد چھوٹا ہوتا ہے اور پودوں کا رنگ گہرا سبز ہوتا ہے۔پھلی کی لمبائی تقریباً 7 سینٹی میٹر اور ایک پھلی میں اوسطاً 7 تا 8 دانے ہوتے ہیں۔پھلی کا رنگ سبز ہوتا ہے۔اس کے پکے ہوئے دانے رنگ میں سبز جبکہ شکل میں گول ہوتے ہیں البتہ ہر دانے پر ایک چھوٹا سا گڑھا ہوتا ہے جو اس قسم کی خاص پہچان ہے۔سبز پھلیوں کی پیداوار 55 تا 60 من فی ایکڑ جبکہ بیج کیلئے کاشت کی گئی فصل کی پیداوار 20 تا 25 من فی ایکڑ ہوتی ہے۔
4	سرسبز	اگیتی/ پچھیتی	یہ زیادہ پیداوار دینے والی اچھی قسم ہے۔اسکی پھلی لمبی، چوڑی اور اس میں 6 تا 7 دانے ہوتے ہیں۔اسکی سبز پھلیوں کی پیداواری صلاحیت 75 تا 80 من فی ایکڑ ہے۔
5	کلائمیکس اِمپرووڈ	پچھیتی	اس کی پھلیوں کا رنگ سبز اور لمبائی 8 تا 9 سینٹی میٹر ہے۔ایک پھلی میں 7 تا 8 دانے ہوتے ہیں۔پودے قد میں درمیانے اور شروع ہی سے شاخیں بنا لیتے ہیں۔پکنے پر اس کے دانے پچکے اور زرد ہوتے ہیں۔سبز پھلیوں کی پیداوار 45 تا 50 من فی ایکڑ ہے۔بیج کیلئے کاشت شدہ فصل سے 20 تا 25 من فی ایکڑ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔

زمین کی تیاری ونامیاتی کھادوں کا استعمال

مٹر کی کاشت کیلئے زرخیز میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو موزوں ہے جبکہ کلراٹھی اور شورزدہ زمین اس کی کاشت کے لئے موزوں نہیں۔فصل کی کاشت سے ایک ماہ قبل 10 تا 12 ٹن فی ایکڑ، گوبر کی گلی سڑی کھاد ڈال کر ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل چلائیں تا کہ یہ اچھی طرح زمین میں مل جائے۔اس کے بعد کھیت کو ہموار کر کے کیاروں میں تقسیم کر لیں اور راونی کر دیں۔وتر آنے پر دو تا تین دفعہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین کو اچھی طرح نرم اور بھر بھرا کر لیں۔جڑی بوٹیاں اُگنے کیلئے کھیت کو چند دن چھوڑ دیں۔فصل کی کاشت کے وقت دو تا تین بار ہل اور سہاگہ چلا کر زمین اچھی طرح تیار کر لیں۔

طریقہ کاشت

اگیتی اقسام کو اڑھائی فٹ چوڑی پٹڑیوں کے دونوں جانب کاشت کیا جاتا ہے اور بیج 2 انچ کے باہمی فاصلے پر لگایا جاتا ہے۔پچھیتی اقسام کی کاشت کیلئے پٹڑیوں کی چوڑائی 3 تا 4 فٹ جبکہ پودوں کا درمیانی فاصلہ 3 تا 4 انچ رکھا جاتا ہے۔بیج والی فصل کو بذریعہ ڈرل تر وتر میں کاشت کیا جاتا ہے اور قطاروں کا باہمی فاصلہ ایک فٹ رکھا جاتا ہے۔کھیت لیزر لینڈ لیولر سے ہموار کیا گیا ہو یاد رہے کہ بیج کی گہرائی ایک انچ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

کیمیائی کھادوں کا استعمال

خوراکی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			مقدار کھاد (بوری فی ایکڑ)	
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوائی کے وقت	پھول آنے پر
35	35	25 تا 37.5	چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18 فیصد) + ایک بوری امونیم نائٹریٹ + ایک تا ڈیڑھ بوری ایس او پی یا ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + ایک تا ڈیڑھ بوری ایس او پی	ایک بوری یوریا

مٹر کی فصل کی جڑی بوٹیوں کا انسداد

مٹر کی فصل میں مختلف جڑی بوٹیاں مثلاً کرنڈ، باتھو، اِٹ سِٹ، جنگلی پالک، مَینا، سینجی، دُمبی سٹی، لہلی، جنگلی ہالوں، پیازی اور ڈیلا وغیرہ اُگ آتی ہیں۔جڑی بوٹیاں فصل کی خوراک، پانی اور روشنی میں حصہ دار بننے کے ساتھ ساتھ بیماریاں اور نقصان دہ کیڑے پھیلانے میں بھی مددگار بنتی ہیں۔

گوڈی

جڑی بوٹیاں تلف کرنے کیلئے گوڈی کی اہمیت اپنی جگہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کیونکہ اس سے زمین نرم ہو جاتی ہے اور اس میں آکسیجن کا گزر بڑھ جاتا ہے جس کے نتیجہ میں پودوں کی بڑھوتری تیز ہو جاتی ہے۔اس کے برعکس زہر کے استعمال سے جڑی بوٹیاں تو تلف ہو جاتی ہیں لیکن پودوں کی نشوونما متاثر ہوتی ہے۔اس لئے زیادہ بہتر ہے کہ اگر ممکن ہو تو جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے گوڈی کریں۔

کیمیائی انسداد

جڑی بوٹیوں کے کیمیائی انسداد کے لیے پینڈی میتھالین بحساب 1.5 لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔اگر ڈیلا اُگنے کا احتمال ہو تو ایس میٹولاکلور بحساب 800 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔یہ زہریں بوائی کے فوراً بعد تر وتر میں سپرے کرنے سے بہتر نتائج دیتی ہیں۔اُگی ہوئی دُمبی سٹی کے لیے پیناکسولم (Penoxulam) بحساب 330 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔

آبپاشی

اگیتی کاشتہ فصل کو شروع میں ہر ہفتے پانی کی ضرورت ہوتی ہے تاہم موسم سرد ہو جانے پر یہ وقفہ بڑھایا جاسکتا ہے۔ بیج والی فصل کو پھول آنے اور پھلیاں بننے پر آبپاشی ضرور کریں۔

پرندوں سے حفاظت

مٹر کی پھلیوں کو مختلف پرندے مثلاً طوطا، کوا، چڑیاں وغیرہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ پھلیاں جب دانوں سے بھری ہوئی، سبز اور نرم ہوں تو اس وقت نقصان کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کیلئے مندرجہ ذیل طریقوں پر عمل کرنے سے بہتر نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

- فصل کاشت کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ کھیت کے قریب زیادہ درخت نہ ہوں
- پرندے زیادہ تر صبح اور شام کے وقت نقصان پہنچاتے ہیں، ان اوقات میں پٹاخے وغیرہ چلا کر پرندوں کو بھگانے کا انتظام کریں
- چمکدار باریک پلاسٹک کا فیتہ مناسب فاصلے پر کھیت کے آر پار لگا دیں، اس کے ہلنے سے پرندے کھیت سے دور رہتے ہیں
- سفید پرانی قمیض ڈنڈے وغیرہ پر ڈال کر آدمی کی شکل بنا کر کھیت میں گاڑھ دیں، ایسا کرنے سے بھی پرندوں سے بچاؤ میں مدد ملتی ہے

برداشت

جب پھلیوں میں دانے بھر جائیں تو سبز پھلیوں کی چنائی کر لیں۔ چنائی احتیاط سے کریں تاکہ پودے اُلٹ پلٹ نہ ہوں۔ مقامی منڈی میں فروخت کیلئے چنائی صبح کے وقت جبکہ دور دراز کی منڈی کیلئے شام کو کریں۔ پھلیوں کو کپڑے کی صاف بوریوں میں رکھیں تاکہ ان کا رنگ اور تازگی متاثر نہ ہوں۔ عام طور پر اگیتی اقسام دو جبکہ پچھیتی اقسام تین چنائیاں دیتی ہیں۔

پھول گوبھی

پھول گوبھی موسم سرما کی ایک لذیز سبزی ہے۔ اس کا نباتاتی نام براسیکا اولریسی (Brassica oleracea var. botrytis) ہے۔ پھول گوبھی غذائیت سے بھرپور ریشہ دار سبزی ہے اور وٹامن سی، مینگانیز اور فولک ایسڈ کا اچھا ذریعہ ہونے کی وجہ سے مفید سبزی ہے۔ اس میں وٹامن کے، اومیگا 3 اور دیگر فیٹی ایسڈز کی موجودگی مختلف بیماریوں کو کم کرنے میں مدد دیتی ہے۔ پنجاب میں پچھلے پانچ سالوں میں پھول گوبھی کے زیر کاشت رقبہ، کل پیداوار اور اوسط پیداوار ذیل میں دی گئی ہے۔

سال	رقبہ			کل پیداوار	اوسط پیداوار
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر	من فی ایکڑ
2019-20	4.626	11.432	117.238	25333	256.38
2020-21	6.993	17.282	253.455	36245	366.69
2021-22	6.076	15.015	214.785	35350	357.62
2022-23	6.986	17.263	277.071	39661	401.00
2023-24	5.351	13.222	255.754	47796	484.00

آب وہوا

پھول گوبھی سرد مرطوب آب وہوا میں اچھی پیداوار دیتی ہے۔اس کی نشوونما کے لیے مناسب درجہ حرارت 17 تا 18 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔فصل کے پکنے کے وقت اگر درجہ حرارت 20 ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ ہوجائے تو اس کی نشوونما پر برا اثر پڑتا ہے اور اگر درجہ حرارت 30 تا 35 ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ ہوجائے تو سبز پتیاں نکل آتی ہیں جس سے پھول کی کوالٹی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔

وقتِ کاشت

پھول گوبھی کو نیچے دیے گئے وقت کے مطابق کاشت کریں۔

نمبرشمار	فصل/قسم	پنیری کا وقتِ کاشت	پنیری کا وقتِ منتقلی	برداشت
1	پہلی اگیتی	1 تا 15 جون	20 تا 31 جولائی	ستمبر کے آخر سے شروع
2	دوسری اگیتی	1 تا 15 جولائی	20 اگست تا یکم ستمبر	نومبر، دسمبر
3	دوسری اگیتی ہائبرڈ	آخر اگست تا شروع ستمبر	ستمبر، اکتوبر	دسمبر، جنوری
4	درمیانی ہائبرڈ	وسط ستمبر تا وسط اکتوبر	آخر اکتوبر تا شروع نومبر	فروری
5	پچھیتی	اکتوبر، نومبر	نومبر، دسمبر	مارچ

نوٹ

پھول گوبھی کی مختلف اقسام کو ان کے گروپ کے لحاظ سے سفارش کردہ وقت پر کاشت کریں۔مندرجہ بالا وقتِ کاشت وسطی اور جنوبی پنجاب کے لئے دیا گیا ہے۔ہے۔نہروں کے قریبی رقبے اور صوبہ پنجاب کے ٹھنڈی آب وہوا والے علاقے جیسا کہ وادی سون اور فورٹ منرو وغیرہ میں پھول گوبھی کی پہلی اگیتی فصل کو دیئے گئے وقت سے پہلے بھی کاشت کیا جاسکتا ہے۔

شرح بیج

اگیتی اقسام کے لیے ایک کلوگرام بیج جبکہ درمیانی وپچھیتی دوغلی اقسام کے لیے 110 گرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔موسم گرما میں اگیتی اقسام کی پنیری کی کاشت کے وقت زیادہ درجہ حرارت پودوں کے مرنے میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔اگر اسے کنٹرول کرلیا جائے تو بیج کی تھوڑی مقدار کی ضرورت ہوتی۔

پنیری اُگانے کا طریقہ

جون میں سخت گرمی کے سبب اگیتی اقسام کی پنیری اُگانا ایک مشکل کام ہے۔صحت مند، بیماریوں سے پاک پنیری اُگانے کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

- زرخیز اور نامیاتی مادہ سے بھرپور زمین کا انتخاب کریں
- آبپاشی کے لیے پانی ہر لحاظ سے موزوں ہو
- زمین پھپھوندی والی بیماریوں سے پاک ہو
- موزوں اقسام کا انتخاب کریں اور بوائی وقت پر کریں
- کیاریوں کی زمین بالکل ہموار اور بھربھری ہو
- کھیت جڑی بوٹیوں سے پاک ہو
- جون تا جولائی میں پنیری کو اگر درختوں کے سائے وغیرہ میں کاشت کیا جائے تو اگاؤ اور پنیری کی بڑھوتری بہتر ہوتی ہے۔

ایک ایکڑ اگیتی فصل کی پنیری اُ گانے کے لیے 25 میٹر لمبی اور ایک میٹر چوڑی اور 22 تا 30 سینٹی میٹر اونچی پٹریاں بنالیں تاکہ بارش کی صورت میں پانی پنیری والی جگہ پر نہ چڑھے۔۔ تیار شدہ پٹری پر آدھا تا ایک انچ گہری 7 سینٹی میٹر کے باہمی فاصلے پر لکیروں میں کیرا کریں اور بیج کے اوپر مٹی کی ہلکی سی تہہ چڑھا دیں۔ پنیری کو شام کے وقت کاشت کر کے سرکنڈے کی سرکی سے ڈھانپ دیں اور صبح وشام فوارے سے اس طرح آبپاشی کریں کہ زمین وتر حالت میں رہے۔ اس طرح تین چار دن میں پنیری اُگ آئے گی۔ 3 تا 4 دن بعد جب اگاؤ 50 فیصد ہو جائے سرکنڈے کی سرکی شام کے وقت اتار دیں ورنہ پودے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اگیتی اور درمیانی اقسام کی پنیری 35 تا 40 دنوں میں جبکہ پچھیتی اقسام کی پنیری 35 دنوں میں منتقلی کے قابل ہو جاتی ہیں۔ منتقلی والے دن پنیری والی کیاریوں کو پانی دے دیں تاکہ زمین نرم ہو جائے اور نرسری اکھاڑتے وقت جڑیں نہ ٹوٹیں۔ اگیتی گوبھی کی پنیری کھیلیوں پر بھی کاشت کی جاسکتی ہے۔

زمین کی تیاری اور طریقہ کاشت

پھول گوبھی کی کامیاب کاشت کے لیے اچھی ساخت والی زرخیز زمین جس میں نامیاتی مادہ کافی ہو اور پانی کا نکاس بہتر ہو منتخب کرنی چاہیے۔ کاشت سے تقریباً ایک ماہ پہلے 15 تا 20 ٹن گوبر کی گلی سڑی کھاد زمین میں اچھی طرح ملا کر آبپاشی کر دی جائے۔ پنیری کی منتقلی کے لئے زمین کی تیاری کے وقت سفارش کردہ کھاد ڈال کر زمین تیار کریں اور ایک ایک کنال کے کیارے بنالیں۔ 2.5 فٹ کے باہمی فاصلے پر کھیلیاں بنا کر ان میں پانی چھوڑ دیں اور شام کے وقت تروتر میں کھرپے کے ساتھ پنیری منتقل کریں۔ اگیتی فصل کے پودے ایک فٹ کے باہمی فاصلے پر پٹڑی کے ایک طرف لگائیں جبکہ درمیانی کاشت کے پودے ڈیڑھ فٹ کے باہمی فاصلے پر لگائیں۔ پنیری کی منتقلی کے ایک ماہ بعد پودوں کے گرد مٹی چڑھا کر نائٹروجنی کھاد کی بقیہ مقدار ڈال دیں۔

کھادوں کا استعمال

بوائی کے وقت دو بوری ڈی اے پی اور ایک بوری ایس او پی ڈالیں۔ پہلے چار پانیوں پر آدھی آدھی بوری یوریا فی ایکڑ ہر پانی کے ساتھ ڈالیں یا بوائی کے وقت ایک بوری ڈی اے پی اور ایک بوری ایس او پی ڈالیں۔ پہلے چار پانیوں پر پونی بوری نائٹروفاس اور چوتھائی بوری یوریا فی ایکڑ ہر پانی کے ساتھ ڈالیں۔

نوٹ: بوائی کے وقت 5 کلوگرام زنک سلفیٹ 33 فی صد والا اور بورک ایسڈ 2.5 کلوگرام فی ایکڑ ڈالیں۔

جولائی کاشتہ فصل کو کھاد کی نسبتاً زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور نومبر کاشتہ فصل کو کھاد کی کم ضرورت ہوتی ہے۔

آبپاشی

پھول گوبھی کے اچھے پھول حاصل کرنے کے لیے زمین میں مناسب نمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلا پانی نرسری کی منتقلی کے فوراً بعد لگائیں۔ اگیتی اقسام کی پہلی تین آبپاشیاں 4 دن کے وقفہ سے کریں اس کے بعد حسبِ ضرورت آبپاشی کریں۔ پچھیتی اقسام کو پہلے دو پانی ہفتہ وار اور اس کے بعد حسبِ ضرورت پانی لگاتے رہیں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

جڑی بوٹیوں کی تلفی بذریعہ گوڈی کریں یا جڑی بوٹی کش زہروں کا استعمال کریں۔ پنیری کی منتقلی کے 30 دن بعد گوڈی کر کے مٹی چڑھا دیں۔

برداشت

جب پھول مناسب سائز کے ہو جائیں تو انہیں برداشت کر لیں اور ہر تیسرے روز فصل کا معائنہ کرتے رہیں تا کہ تیار شدہ پھول برداشت کئے جا سکیں۔ زیادہ دیر تک کھیت میں رکھنے سے پھول کا سفید رنگ اور ٹھوس حالت برقرار نہیں رہتی اور قیمت کم ملتی ہے۔

بند گوبھی

بند گوبھی کا نباتاتی نام (Brassica oleracea var. capitata) ہے اور طبی لحاظ سے اس کی تاثیر سرد تر شمار کی جاتی ہے۔ ریشہ دار ہونے کی وجہ سے یہ قبض کشا ہے اور وزن کم کرنے کے ساتھ ساتھ مصفی خون بھی ہے۔ یہ السر اور شوگر کے مریضوں کیلئے بہترین ہے اور کینسر کے علاج میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ پنجاب میں پچھلے پانچ سالوں میں بند گوبھی کا زیر کاشت رقبہ، پیداوار اور اوسط پیداوار درج ذیل ہے۔

سال	رقبہ		کل پیداوار	اوسط پیداوار	
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر	من فی ایکڑ
2019-20	3.502	8.653	76.249	21775	220.30
2020-21	3.241	8.010	79.233	24443	247.29
2021-22	2.668	6.593	85.999	32234	326.10
2022-23	2.213	5.469	111.564	50413	510.00
2023-24	1.690	4.175	95.903	56754	574.00

آب و ہوا

سرد خشک آب و ہوا بند گوبھی کی نشو و نما کے لیے زیادہ سازگار ہے۔ اُگاؤ کیلئے معتدل گرم (25 تا 30 ڈگری سینٹی گریڈ) موسم چاہیے۔ بہتر کوالٹی کے ہیڈ بننے کے لئے کم درجہ حرارت یعنی 12 تا 18 ڈگری سینٹی گریڈ درکار ہے۔ یہ پنجاب بھر میں اگائی جا سکتی ہے۔

وقتِ کاشت

نرسری کی کاشت ستمبر تا اکتوبر ہوتی رہتی ہے بیج سے براہِ راست کاشت یکم ستمبر تا وسط اکتوبر کی جا سکتی ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے پیشِ نظر زیادہ اگیتی (اگست کی) کاشت سے اجتناب کیا جائے۔ نرسری کی منتقلی یکم اکتوبر سے دسمبر تک کی جا سکتی ہے۔ پانچ ہفتے (پانچ چھ پتوں والی) کی نرسری منتقلی کے قابل ہو جاتی ہے۔

شرح بیج

عام اقسام کی ایک ایکڑ کی نرسری کے لئے 500 گرام جبکہ ہائبرڈ اقسام براہ راست کاشت کے لئے 100 تا 120 گرام بیج فی ایکڑ ہونا چاہیے۔ بیج کی روئیدگی اگرچہ چار سال تک برقرار رہتی ہے لیکن بہتر ہے کہ دو سال سے زیادہ پرانا بیج نہ استعمال کریں۔

موزوں زمین

یہ فصل زرخیز، میرا اور بہتر نکاس والی زمین میں اچھی پیداوار دیتی ہے۔ ریتلی اور کلراٹھی زمین اس کے لیے موزوں نہیں۔ چونکہ اس کا بیج بہت باریک ہوتا ہے اس لیے یکساں اور اچھے اگاؤ کے لیے نرم اور بھربھری زمینی تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ فصل چونکہ کم گہری جڑوں والی ہے اس لئے زیادہ گہرائی تک زمین تیار کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بند گوبھی کے یکساں اگاؤ کے لئے زمین کا ہموار ہونا بہت ضروری ہے۔ زیادہ بہتر ہے کہ زمین بذریعہ لیزر لینڈ لیولر ہموار کروایا جائے۔

طریقہ کاشت

بند گوبھی اگرچہ میرا اور ہلکی میرا زمین میں ہموار زمین پر قطاروں میں بھی کاشت کی جاسکتی ہے۔ لیکن بھاری میرا زمین میں خصوصاً اگیتی کاشت کی صورت میں کھیلیوں یا پڑیوں کے کناروں پر بیج لگا کر یا نرسری منتقل کر کے کی جاتی ہے۔ پودوں کا باہمی فاصلہ ایک تا ڈیڑھ فٹ اور پڑیوں کا باہمی فاصلہ اڑھائی فٹ رکھا جائے۔ اس طرح ایک ایکڑ میں 15 تا 18 ہزار پودے لگائے جائیں۔ بند گوبھی کا پودا چونکہ زیادہ نہیں پھیلتا اس لیے اس کے ساتھ دیگر سبزیوں کی مخلوط کاشت آسانی سے کی جاسکتی ہے۔ پڑیوں کے ایک طرف بند گوبھی اور دوسری طرف مٹر، چقندر یا پیاز کاشت کیا جاسکتا ہے۔

کھادوں کا استعمال

خوراکی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)				مقدار کھاد (بوری فی ایکڑ)
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوائی کے وقت	30 تا 45 دن کے بعد
40 سے 45	35 سے 40	25	ڈیڑھ تا پونے دو بوری ڈی اے پی، ایک تہائی بوری یوریا اور ایک بوری ایس او پی	کاشت کے 30 سے 45 دن کے اندر ایک یا دو اقساط میں ایک بوری یوریا ڈالیں

نوٹ: معیاری پیداوار حاصل کرنے کے لیے 4 ٹن پولٹری کی کھاد یا 12 تا 15 ٹن گوبر کی گلی سڑی کھاد فی ایکڑ ڈالیں۔ بند گوبھی کی فصل کو کیلشم کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس لیے نائٹروجن کے حصول کے لئے اگر کیلشیم امونیم نائٹریٹ کی کھاد استعمال کریں تو زیادہ بہتر ہے۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

اگست سے اکتوبر کے درمیان کاشتہ بند گوبھی کی فصل کو اٹ سٹ، چولائی، قلفہ، مدھانہ، لمب گھاس وغیرہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ اگر فصل نومبر میں کاشت کی جائے تو جنگلی ہالوں، باتھو کرنڈ، جنگلی پالک اور دمی سٹی زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ بیج سے براہ راست کاشت کی صورت میں مندرجہ بالا جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے بوائی کے 24 تا 72 گھنٹے بعد گوبھی سمیت تمام رقبے پر پینڈی میتھالین ایک لٹر یا ایس میٹولاکلور 600 ملی لٹر فی ایکڑ کے حساب سے سپرے کی جاسکتی ہیں۔ اگر نومبر و دسمبر میں نرسری منتقل کریں تو ایس میٹولاکلور 800 ملی لٹر فی ایکڑ کے حساب سے سپرے کریں۔ اٹ سٹ کے تدارک کے لئے ایس میٹولاکلور 500 ملی لٹر فی ایکڑ کے حساب سے سپرے کی جاسکتی ہے۔

آبپاشی

زمینی ساخت اور وقت کاشت کی مناسبت سے اس کو چار تا پانچ مرتبہ آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ آبپاشی 10 تا 12 دن کے وقفے سے اکتوبر تک جاری رکھیں اور سردیوں میں اس کا وقفہ 15 تا 21 دن کر دیں۔ جب اس کے پھول (ہیڈ) بن رہے ہوتے ہیں اس وقت سوکا نہیں لگنا چاہیے۔ براہ راست بیج سے کاشتہ فصل کو پہلا پانی مکمل احتیاط سے لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اور اگست یا ستمبر کاشتہ فصل کو دوسرا پانی وتر چڑھا کر لگانے کی سفارش کی جاتی ہے۔

برداشت

بند گوبھی اوسطاً 90 تا 100 دنوں میں تیار ہوتی ہے۔ اگیتی اقسام 70 دنوں میں اور بڑے سائز کے ہیڈ (Large Heads) والی قسم 130 دنوں میں تیار ہوتی ہے۔ جب بند گوبھی کے پھول (ہیڈ) پتے لپٹنے کی وجہ سے قدرے سخت ہو جائیں تو ان کو کاٹ لیا جائے۔ زیادہ سخت ہونے پر کاٹی گئی بند گوبھی زیادہ دنوں تک محفوظ نہیں رہ سکتی۔

گاجر

گاجر موسم سرما کی مقبول اور غذائیت سے بھرپور سبزی ہے۔ اس کا سلاد، اچار اور حلوہ بھی مقبول عام ہے۔ اس کا جوس حیاتین اے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ پیٹ کے کیڑوں (Thread worms) کیلئے بھی اکسیر ہے۔ پیشاب آور ہونے کی وجہ سے یورک ایسڈ کی زیادتی اور استسقاء کا بھی علاج ہے۔ ہیپاٹائٹس اور جگر کے امراض کے لیے مفید ہے۔ وٹامن اے وافر ہونے کی وجہ سے گاجر آنکھوں کے لیے بہترین ہے۔ اس کے علاوہ گاجر خون کی گرمی کو کم کرتی ہے۔ غذائی اہمیت کے پیش نظر یہ سیب کی خصوصیات رکھتی ہے۔ کاشتکار جدید پیداواری عوامل اپنا کر نہ صرف عوام کو سستی گاجر فراہم کر سکتے ہیں بلکہ اپنی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔

پنجاب میں پچھلے پانچ سالوں میں گاجر کے زیر کاشت رقبہ، پیداوار اور اوسط پیداوار مندرجہ ذیل ہے۔

سال	رقبہ		کل پیداوار	اوسط پیداوار	
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر	من فی ایکڑ
2019-20	3.472	8.580	69.353	19974	202.08
2020-21	13.184	32.580	472.756	35858	362.77
2021-22	12.165	30.060	446.481	36702	371.32
2022-23	10.554	26.079	451.864	42814	433.17
2023-24	11.404	28.181	497.107	43634	441.44

آب و ہوا

گاجر سرد آب و ہوا کی فصل ہے، بیج کے اگاؤ کیلئے 15 تا 18 ڈگری سینٹی گریڈ مثالی درجہ حرارت ہے۔ گاجر کی اچھی نشوونما اور زیادہ پیداوار لینے کے لیے 18 تا 24 درجہ ڈگری سینٹی گریڈ تک اُگاؤ کی شرح متاثر نہیں ہوتی۔

اقسام

گاجر کی منظور شدہ قسم ٹی۔29 ہے جو بہتر پیداواری صلاحیت کی حامل اور بہتر قوت مدافعت رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ گاجر کی درآمد شدہ اقسام بھی دستیاب ہیں۔

شرح بیج

ہمیشہ اچھی قسم کا صحت مند اور 80 فی صد سے زیادہ روئیدگی والا بیج استعمال کرنا چاہیے۔ چھٹہ کے لئے 6 تا 8 اور ڈرل کاشت کے لئے 4 تا 6 کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔ بیج کو ہمیشہ پھپھوندی کش زہر لگا کر کاشت کرنا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے تھائیوفینیٹ میتھائل یا

بیٹالیکسل + مینکوزیب بحساب 2 گرام فی کلوگرام بیج استعمال کریں۔ اگیتی فصل کے لئے چھٹہ کی صورت میں شرح بیج 10 کلوگرام فی ایکڑ تک کیا جاسکتا ہے۔ بوائی سے پہلے بیج کو اگر 12 گھنٹے کے لئے پانی میں بھگولیا جائے تو شرح اگاؤ بہتر ہو جاتی ہے۔

وقت کاشت

وسطی پنجاب میں اسکی اگیتی کاشت ستمبر میں شروع ہو جاتی ہے اور پچھیتی کاشت اکتوبر کے آخر تک جاری رہتی ہے۔ ستمبر کا دوسرا پندھرواڑہ اس کی کاشت کیلئے نہایت موزوں ہے۔ یورپ سے درآمد شدہ نارنگی رنگ کی اقسام نومبر و دسمبر میں کاشت ہوتی ہیں۔ زیادہ درجہ حرارت بیج کے اگاؤ پر اثر انداز ہوتا ہے اور 30 ڈگری سینٹی گریڈ یا اس سے زیادہ درجہ حرارت پر بیج کا اگاؤ صحیح نہیں ہوتا۔

موزوں زمین

گاجر ہر قسم کی زمین میں کاشت کی جاسکتی ہے تاہم اچھی کوالٹی یعنی خوبصورت لمبی اور ہموار گاجر پیدا کرنے اور زیادہ پیداوار حاصل کرنے کیلئے میرا زمین موزوں ہے۔ چکنی زمین میں کئی جڑوں والی چھوٹی چھوٹی گاجریں بننے کا امکان زیادہ ہوتا ہے جبکہ بہت زیادہ نامیاتی مادہ والی زمین میں بھی گاجر کی کوالٹی اور رنگت خراب ہو جاتی ہے۔

زمین کی تیاری

گاجر لمبی جڑ والی فصل ہے۔ اگر زمین اچھی طرح تیار نہ ہو اور اس میں مٹی کے ڈلے اور گوبر کی کچی کھاد (FYM) موجود ہو تو گاجر کی شکل اور رنگت متاثر ہوتی ہے، اس لئے زمین کا خوب گہرائی تک نرم اور بھربھرا ہونا ضروری ہے۔ اس کیلئے وتر حالت میں 3 تا 4 مرتبہ گہرا ہل چلائیں اور سہاگہ دے کر زمین کو اچھی طرح تیار کر لیا جائے۔

طریقہ کاشت و آبپاشی

اچھی طرح ہموار اور تیار شدہ زمین میں 75 سینٹی میٹر (اڑھائی فٹ) کے فاصلہ پر کھیلیاں بنا کر دونوں کناروں پر ایک سینٹی میٹر گہری لائنوں میں بیج کیرا کر کے مٹی سے ڈھانپ دیں اور پانی اس طرح لگائیں کہ یہ پٹڑیوں پر ہرگز نہ چڑھنے پائے۔ شروع میں ہفتہ میں دو دفعہ آبپاشی کرنے سے اگاؤ بہتر ہوتا ہے۔ بعد میں فصل کی ضرورت کے مطابق وقفہ بڑھاتے جائیں لیکن ہفتہ وار آبپاشی بہتر رہتی ہے۔ برداشت سے دو ہفتہ قبل پانی دینا بند کر دیں تاکہ گاجر کی مٹھاس بڑھ جائے اور انھیں اکھاڑنے میں بھی سہولت ہو۔ اب بوائی کے لئے ڈرل بھی دستیاب ہے۔

کھادوں کا استعمال

خوراکی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			مقدار کھاد (بوری فی ایکڑ)	
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوائی کے وقت	ایک ماہ بعد
26 تا 36	35	25 تا 37.5	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی اور ایک تا ڈیڑھ بوری ایس او پی	آدھی تا ایک بوری یوریا

نوٹ: نائٹروجنی کھاد کا زیادہ استعمال گاجر کی کوالٹی خراب کر دیتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کا تدارک اور چھدرائی

اچھی پیداوار کے حصول کیلئے جڑی بوٹیوں کا کنٹرول اشد ضروری ہے۔ بوائی کے بعد دو سے چھ ہفتہ کے اندر جڑی بوٹیوں کا تدارک ضروری ہے۔اس کے بعد فصل خود ہی جڑی بوٹیوں پر قابو پالیتی ہے۔گاجر کی فصل میں پینڈی میتھالین بحساب 1 لٹر فی ایکڑ بوائی کے فوراً بعد تر وتر حالت میں سپرے کرنے سے جڑی بوٹیوں کا کامیاب تدارک ممکن ہے۔گاجر کی بہتر کوالٹی حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ بروقت چھدرائی کی جائے۔چھدرائی اس طرح کریں کہ پودوں کا درمیانی فاصلہ 2 تا 3 سینٹی میٹر رہے۔ چھدرائی کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ پودے جڑوں سمیت نکلیں اور بہت زیادہ بڑھوتری والے اور کمزور پودے نکال دیں۔اگر ڈیلا اگنے کا احتمال ہو تو ایس میٹولا کلور 800 ملی لٹر فی ایکڑ استعمال کریں بشرطیکہ کھیت لیزر لینڈ لیولر سے ہموار کیا گیا ہو۔

برداشت

گاجر 100 سے 120 دن بعد پوری طرح تیار ہوتی ہے۔تاہم روزمرہ استعمال کے لیے تقریبا 80 تا 90 دن بعد جب اسکی موٹائی 2 تا 4 سینٹی میٹر ہو جائے تو برداشت کیا جاسکتا ہے۔ موسمی صورتِ حال کے مطابق گاجر کی فصل برداشت کرنے سے دو ہفتہ قبل آبپاشی بند کر دینی چاہئے تاکہ زمین تر وتر حالت میں ہو جائے اور گاجریں اکھاڑنے میں مشکل نہ ہو۔آج کل گاجر کی برداشت اور دھلائی کے لیے مشینیں بھی استعمال ہو رہی ہیں۔

شلجم

شلجم کا نباتاتی نام براسیکا نیپس (Brassica napus var rapa) ہے۔شلجم بہت زیادہ صحت افزاء سبزی ہے۔شلجم کے استعمال سے شوگر کے مرض میں کمی اور دل کے امراض سے کافی حد تک بچا جاسکتا ہے۔

پنجاب میں پچھلے پانچ سالوں میں شلجم کے زیرِ کاشت رقبہ، کُل پیداوار اور اوسط پیداوار

سال	رقبہ		کل پیداوار	اوسط پیداوار	
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر	من فی ایکڑ
2019-20	3.086	7.627	62.763	20334	205.73
2020-21	3.505	8.660	80.452	22957	232.25
2021-22	2.876	7.106	57.580	20021	202.58
2022-23	3.163	7.817	83.122	26279	265.84
2023-24	2.101	5.192	55.311	26325	266.33

اقسام و وقتِ کاشت

شلجم کی فصل نسبتاً سرد اور معتدل موسم کو پسند کرتی ہے۔ستمبر و اکتوبر کے مہینے شلجم کی کاشت کیلئے موزوں ترین ہیں۔اہم احتیاط یہ ہے کہ شلجم کی اقسام ان کے سفارش کردہ وقتِ کاشت پر لگائی جائیں ورنہ زیادہ پیداوار اور اچھی کوالٹی حاصل نہ ہوگی۔اس طرح شلجم کی اقسام کا چناؤ

کرتے وقت زمین کی قسم اور علاقہ کاشت کو بھی مدنظر رکھیں۔شلجم کی اگیتی کاشت زرخیز اور ترجیحاً دریا، نہر یا راجباہ کے قریبی رقبہ پر کریں۔مختلف اقسام اور ان کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

نمبرشمار	اقسام	وقت کاشت	وقت برداشت	خصوصیات
1	اگیتا شاہکار-1	جولائی۔اگست	50-55 دنوں کے دوران	گرمی برداشت کرتی ہے اور جلد تیار ہوجاتی ہے
2	پرپل ٹاپ	ستمبر	55-60 دن بعد	زیادہ دیر کھیت میں رہتی ہے اور زیادہ پیداوار کی حامل ہے
3	گولڈن	اکتوبر	55-65 دن بعد	کھانے میں مزیدار ہے اور زیادہ پیداوار کی حامل ہے

شرح بیج

اگیتی فصل کیلئے اگر بوائی بذریعہ چوپا یا کیرا کرنا مقصود ہو تو بیج کی شرح 1.5 تا 3 کلوگرام فی ایکڑ جبکہ چھٹہ کی صورت میں 2 تا 3 کلو گرام فی ایکڑ رکھیں۔موسمی فصل کیلئے 1.0 سے 1.5 کلوگرام فی ایکڑ بیج استعمال کریں۔

زمین کی تیاری

شلجم کی اچھی پیداوار لینے کیلئے کھیت کا ہموار ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ نشیبی جگہ پر زیادہ اور اونچی جگہ پر کم پانی بیج کے اُگاؤ، بڑھوتری اور پیداوار پر بُرا اثر ڈالتا ہے۔اس لئے کھیت میں گہرا ہل یا دو دفعہ عام ہل چلانے کے بعد کھیت کو مکمل ہموار کرنا چاہیئے۔زیادہ بہتر ہے کہ لیزر لینڈ لیولر کے ساتھ ہموار کروایا جائے۔اس کے بعد گوبر کی مکمل گلی سڑی روڑی بحساب 10 تا 15 ٹن فی ایکڑ یکساں بکھیر کر کھیت میں ملا دینی چاہیئے اور ہل چلانے کے ساتھ ساتھ اچھا سہاگہ دے کر یا آخر میں روٹاویٹر چلا کر زمین کو خوب نرم اور بُھربُھرا کر لینا چاہیئے۔

طریقہ کاشت

کھیت کو تقریباً ایک ایک کنال کے کیاروں میں تقسیم کرلیں اور اڑھائی فٹ کے باہمی فاصلہ پر کھیلیاں بنالیں۔ان کے دونوں کناروں پر کسی لکڑی وغیرہ سے ایک انچ گہری لکیریں نکال لیں اور ان میں بیج کا کیرا کریں۔بیج بونے کے بعد ہاتھ سے مٹی ڈال کر بیج کو ڈھانپ دیں۔کیرے کے علاوہ وٹوں کے دونوں کناروں پر 6 انچ کے باہمی فاصلے پر چوپا بھی لگایا جاسکتا ہے۔

کیمیائی کھادوں کا استعمال

قسم فصل	خوراکی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			مقدار کھاد (بوری فی ایکڑ)	
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوائی کے وقت	دوسری قسط
موسمی فصل	20	23	25 تا 37.5	ایک بوری ڈی اے پی اور ایک سے ڈیڑھ بوری ایس او پی	25 سے 40 دن بعد آدھی بوری یوریا
اگیتی فصل	20	23	37.5	ایک بوری ڈی اے پی اور ڈیڑھ بوری ایس او پی	20 سے 25 دن بعد آدھی بوری یوریا

نوٹ: فصل کی ضرورت کے مطابق دوسری قسط میں ایک بوری یوریا فی ایکڑ استعمال کی جاسکتی ہے۔

آبپاشی

پہلا پانی بوائی کے فوراً بعد نہایت احتیاط سے اس طرح لگانا چاہیے کہ پانی پٹڑیوں یعنی بیج والی جگہ سے نیچے رہے اور بیج تک صرف نمی پہنچے۔اگر پانی پٹڑیوں پر چڑھ جائے تو زمین کی سطح سخت ہوجانے سے اُگاؤ متاثر ہوتا ہے اور شلجم کی جڑ بھی اچھی نہیں بنے گی۔مناسب نمی پہنچانے کیلئے پانی لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے پانی بیج والی جگہ سے 6 تا7 سینٹی میٹر نیچے رکھیں۔گھنٹہ دوگھنٹہ بعد جب کافی پانی زمین میں جذب ہو جائے تو ایک مرتبہ پھر اُتنا پانی لگا دیں۔پہلے پانی کا زیادہ حصہ کھالیوں میں جذب ہو جاتا ہے جبکہ بعد والے پانی کی نمی اوپر تک حتی کہ وٹوں کے درمیان تک پہنچ جاتی ہے۔

چھدرائی اور گوڈی

جب شلجم کے پودے کا تیسرا یا چوتھا پتا نکلنے لگے تو چھدرائی کر دینی چاہئے۔4 تا5 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر کئے گئے چوپے والی فصل میں ایک پودانی چوپا چھوڑ کر اور لائنوں میں کیرے والی فصل میں 6 تا7 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر ایک صحتمند پودا چھوڑ کر باقی پودے نکال دینے چاہئیں۔چھدرائی کا عمل جلد از جلد مکمل کرنا چاہیے کیونکہ بروقت چھدرائی کرنے سے جڑ موٹی اور خوبصورت بنتی ہے۔جولائی واگست والی فصل میں پودوں کی بڑھوتری شروع ہونے پر چھدرائی کریں کیونکہ گرمی کی وجہ سے اکثر پودے متاثر ہونے یا مرنے کا امکان ہوتا ہے۔یہ بات ذہن نشین کریں کہ شلجم کی فصل کو کم از کم دوگوڈیاں ضرور کریں تا کہ جڑی بوٹیوں کی تلفی ہوسکے اور دوسری گوڈی کے بعد نائٹروجنی کھاد کی دوسری قسط ڈال دیں جس سے پیداوار اچھی ہوگی اور شلجم خوبصورت بنیں گے۔جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلئے ماہرین کے مشورہ کے بغیر ہرگز کوئی زہر استعمال نہ کریں۔

برداشت

شلجم کی برداشت قسم کے لحاظ سے کرنی چاہیے۔اگیتا شاہکار-1 کو 55 تا60 دن کے دوران برداشت کر لینا چاہیے ورنہ شلجم اندر سے کھوکھلے ہوجاتے ہیں اور مارکیٹ میں ان کی قیمت کم ملتی ہے۔پچھیتی قسم گولڈن کو 60 تا65 دن سے پہلے برداشت کر لینا چاہیے۔

مولی

مولی کا نباتاتی نام Raphanus Sativus ہے۔طبی لحاظ سے مولی بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔مولی کو کئی طریقوں سے کھایا جاتا ہے۔کدّوکش کرنے کے بعد گھی میں بھوننے پر یہ نہایت لذیذ بنتی ہے۔دوسری سبزیوں کے ساتھ پکا کر اِسے بطور سالن استعمال کیا جاتا ہے۔اس کو بطور سلاد بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ہمارے ہاں مولی کے پراٹھے بھی شوق سے کھائے جاتے ہیں۔

پنجاب میں پچھلے پانچ سالوں میں مولی کا رقبہ،کُل پیداوار اور اوسط پیداوار

سال	رقبہ		کل پیداوار	اوسط پیداوار	
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر	من فی ایکڑ
2019-20	2.068	5.110	40.292	19484	197.12
2020-21	2.917	7.210	55.879	19152	193.76
2021-22	2.582	6.381	70.372	27255	275.71
2022-23	2.898	7.962	111.856	38598	391.00
2023-24	1.561	3.857	69.056	44243	447.60

وقت کاشت

پنجاب کے میدانی علاقوں میں اس کی اگیتی اقسام کی کاشت وسط جولائی سے لے کر وسط اگست تک کریں تو اس سے اگست کے آخری ہفتہ سے آخر ستمبر تک مولیاں حاصل ہوتی ہیں۔اس وقت بازار میں مولی تھوڑی مقدار میں دستیاب ہونے کی وجہ سے قیمت اچھی مل جاتی ہے جس سے کاشتکار کو بہتر آمدن ملتی ہے۔موسمی مولی ستمبر میں جبکہ پچھیتی مولی نومبر و دسمبر میں کاشت کریں۔

اقسام

مولی کی قسم "40 days" اگیتی کاشت میں بہتر نتائج دیتی ہے۔یہ 35 تا 40 دن میں تیار ہو جاتی ہے۔کھانے میں تھوڑی سخت ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں کڑواہٹ نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔درمیانے موسم کے لیے قسم سفید پری جبکہ پچھیتے موسم کے لیے قسم آل سیزن موزوں ہے۔

شرح بیج

اگیتی کاشت کے لئے بیج کی شرح 3 تا 4 کلوگرام فی ایکڑ جبکہ موسمی کاشت کے لئے 2 تا 3 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔اگر چھٹہ کر کے کھیلیاں بنانی ہوں تو بیج کی شرح دوگنا رکھیں۔

زمین کی تیاری

مُولی بہتر نکاس والی زرخیز میرا زمین میں اچھی پیداوار دیتی ہے۔مولی کی کاشت کے لئے کھیت کو ہموار کرنا بہت ضروری ہے۔کیونکہ پٹری پر پانی چڑھ جانے کی وجہ سے بیج کا اگاؤ متاثر ہوتا ہے۔اسی طرح اگر بیج تک نمی نہ پہنچ سکے تب بھی اگاؤ نہیں ہوتا۔اس لیے زمین ہموار کرنے کے بعد روٹاویٹر چلا کر کاشت سے ایک ماہ قبل گوبر کی گلی سڑی کھاد 12 تا 15 ٹن فی ایکڑ کے حساب سے ڈال کر زمین میں ملا دیں اور کھیت کو پانی لگا دیں۔وتر آنے پر دو دفعہ ہل اور سہاگہ چلائیں تاکہ جڑی بوٹیوں کے بیج اُگ آئیں۔

کھادوں کا استعمال

قسم فصل	خوراکی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			مقدار کھاد (بوری فی ایکڑ)	
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوائی کے وقت	دوسری قسط
موسمی فصل	20	23	25تا37.5	ایک بوری ڈی اے پی اور ایک تا ڈیڑھ بوری ایس او پی	25 سے 40 دن بعد آدھی بوری یوریا
اگیتی فصل	20	23	25تا37.5	ایک بوری ڈی اے پی اور ایک تا ڈیڑھ بوری ایس او پی	20 سے 25 دن بعد آدھی بوری یوریا

نوٹ: 40 روز میں تیار ہونے والی قسم کو نائٹروجنی کھاد کی دوسری قسط بوائی کے بعد 20 دن تک ڈال لیں۔

طریقہ کاشت

کھیت کو تقریباً ایک کنال کے کیاروں میں تقسیم کر لیں اور 75 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر کھیلیاں بنالیں۔ان پٹریوں کے دونوں کناروں پر کسی لکڑی وغیرہ سے 2 تا 3 سینٹی میٹر گہری لکیریں نکال لیں اور ان میں بیج کا کیرا کریں۔بیج بونے کے بعد ہاتھ سے مٹی ڈال کر بیج کو ڈھانپ دیں۔کھیت کے اِردگرد پھر کر اچھی طرح اطمینان کر لیں کہ کہیں کالے مکوڑوں کے گھر موجود نہ ہوں۔اگر یہ کیڑے نظر آئیں تو فوراً کوئی

سفارش کردہ زہر ڈالیں۔ایسا نہ کرنے کی صورت میں کیڑے مولی کا بیج نکال کر ایک جگہ اکٹھا کر دیں گے جس سے اگاؤ بُری طرح متاثر ہوتا ہے۔ کیرے کے علاوہ وٹوں کے دونوں کناروں پر 14 تا 15 سینٹی میٹر کے باہمی فاصلے پر 3 تا 4 بیجوں کا چوپا بھی لگایا جا سکتا ہے۔

آبپاشی

کاشت کے بعد پہلی آبپاشی بڑی احتیاط سے کرنی چاہیے۔کوشش کرنی چاہیے کہ پانی پڑیوں پر نہ چڑھے اور نہ ہی بیج کی سطح سے اتنا نیچے رہے کہ نمی بیج کی سطح تک نہ پہنچ سکے کیونکہ دونوں صورتوں میں اگاؤ متاثر ہوگا۔بہتر ہے کہ پانی بیج کی سطح سے 6 تا 7 سینٹی میٹر نیچے رہے۔اگیتی فصل کو دوسرا پانی چار دن بعد لگائیں۔درمیانی اور پچھیتے موسم کی مولی کو پہلی دو آبپاشیوں کے بعد 15 دن کے وقفہ سے آبپاشی کریں۔

چھدرائی اور گوڈی

چھدرائی دوسرے پانی کے بعد اس وقت کریں جب پودوں کا قد 5 تا 7 سینٹی میٹر ہو جائے اور 3 تا 4 پتے نکل آئیں۔ چھدرائی کرتے وقت کیرے کی صورت میں 5 تا 7 سینٹی میٹر کے فاصلے پر ایک صحت مند پودا چھوڑ کر باقی تمام پودے اکھاڑ دیں اور چوپے کی صورت میں فی چوپا ایک صحت مند پودا چھوڑ کر باقی پودے نکال دیں۔دیر سے چھدرائی کرنے کی صورت میں پودے کمزور رہیں گے جبکہ چھدرائی نہ کرنے کی صورت میں مولیاں اچھی شکل اور جسامت کی نہیں بنیں گی۔مولی کی فصل کو جڑی بوٹیوں سے بچانے کے لئے پہلی گوڈی اگاؤ کے 15 تا 20 یوم کے اندر کر لینی چاہیے۔دوسری گوڈی جڑی بوٹیوں کی تعداد کو دیکھتے ہوئے مناسب وقت پر ضرورت پڑنے کی صورت میں کرنی چاہیے۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

زیادہ رقبہ پر کاشت کی صورت میں بوائی کے ایک دن بعد ایس میٹولا کلور اگیتی مولی کے لئے 600 ملی لٹر فی ایکڑ جبکہ موسمی مولی کی صورت میں 700 ملی لٹر فی ایکڑ 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔کاشتکار پینڈی میتھالین ہرگز استعمال نہ کریں۔فصل کی بہتر کوالٹی کے لیے گوڈی بہترین حکمتِ عملی ہے۔

برداشت

40 دن والی مولی کی قسم اُگاؤ کے 40 تا 50 دن بعد برداشت کے قابل ہو جاتی ہے۔جتنی جلدی یہ قسم تیار ہوتی ہے اتنی ہی جلدی یہ پک بھی جاتی ہے۔ لہٰذا تیار ہو جانے کے بعد جتنی جلدی ہو سکے برداشت کر لیں۔اگیتی مولیاں اکھاڑنے سے دو دن پہلے کھیت کو پانی لگا دیں اس سے مولیاں اکھاڑتے وقت ٹوٹنے سے بچ جائیں گی اور خوبصورت مولیوں کی منڈی میں اچھی قیمت ملے گی۔

پالک

پالک ایک اہم سبزی ہے۔غذائی وطبی لحاظ سے بے پناہ اہمیت کی حامل اس سبزی میں وٹامن اے، کیلشیم، آئرن اور فائبرز وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔علاوہ ازیں پالک میں پوٹاشیم کی کافی مقدار پائی جاتی ہے جو ایک صحت مند نروس سسٹم کے لئے ضروری ہے۔پالک عرب ممالک میں سے سپین میں متعارف ہوئی اور وہاں سے دوسرے ممالک میں پھیلی۔اس نسبت سے سپین کے نام پر اسے Spinach کہا جانے لگا۔پالک کی فصل پنجاب بھر میں کاشت کی جاتی ہے۔

پنجاب میں پچھلے پانچ سالوں میں پالک کے زیرِ کاشت رقبہ،کُل پیداوار اور اوسط پیداوار

سال	رقبہ		کُل پیداوار	اوسط پیداوار	
	ہزار ہیکٹر	ہزار ایکڑ	ہزار ٹن	کلوگرام فی ہیکٹر	من فی ایکڑ
2019-20	1.425	3.521	20.071	14086	142.51
2020-21	1.797	4.440	33.857	18844	190.64
2021-22	1.894	4.680	37.155	19617	198.48
2022-23	2.279	5.631	44.964	19730	199.63
2023-24	1.501	3.708	30.490	20320	205.57

آب وہوا

پالک کی کاشت معتدل یا سرد موسم میں ہوتی ہے اور اس کے پتوں کی بہتر پیداوار کے لئے سرد مرطوب آب وہوا زیادہ بہتر ہے۔تاہم یہ سرد موسم کی سبزی ہونے کے ساتھ ساتھ زیادہ درجہ حرارت (30 تا35 ڈگری سینٹی گریڈ) برداشت کرنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے۔تاہم سردیوں میں اس کی بڑھوتری نسبتاً زیادہ ہوتی ہے اور کم وقفہ سے فی کٹائی زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔

اقسام

دیسی پالک

یہ قسم ادارہ تحقیقات سبزیات فیصل آباد کی تیار کردہ ہے۔اس کے پتے موٹے، چوڑے، نرم اور رسیلے ہوتے ہیں اور ان کی رنگت گہری سبز ہوتی ہے۔اس کی پیداواری صلاحیت 35 من فی ایکڑ فی کٹائی ہے اور یہ قسم بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتی ہے۔

لاہوری پالک

اس کے پتے کٹے ہوئے اور بیج کانٹوں والے ہوتے ہیں۔ یہ سرد موسم کی خاص قسم ہے۔اس کے پتے نرم اور ذائقہ میں اچھے ہوتے ہیں اور اس کی پیداوار دیسی پالک کی نسبت کم ہوتی ہے۔

وقت کاشت

پالک جون تا اکتوبر اور فروری تا مارچ کاشت کی جاسکتی ہے۔موسم گرما میں کاشت کے لئے صرف دیسی اقسام ہی مناسب نتائج دے سکتی ہیں۔لاہوری پالک کا بیج گرم موسم میں نہیں اگتا اس لئے اسے اکتوبر سے جنوری تک کاشت کریں۔

شرح بیج

گرمیوں والی فصل کے لئے بیج کی شرح 35 تا 40 کلوگرام جبکہ موسمی فصل کے لئے 10 تا 15 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔

زمین کی تیاری

پالک کی کاشت کے لئے زرخیز، ریتلی میرا اور میرا زمین موزوں ہے جس میں پانی دیر تک قائم رکھنے کی صلاحیت ہوا چھی رہتی ہے۔ زمین کی تیاری کے لئے ایک مرتبہ مٹی پلٹنے والا ہل اور تین تا چار مرتبہ عام ہل چلا کر زمین کو اچھی طرح تیار کریں۔کاشت سے ایک ماہ قبل زمین کو

ہموار کرنے کے بعد گوبر کی گلی سڑی کھاد 10 سے 15 ٹن فی ایکڑ کے حساب سے ڈالیں اور ہل چلا کر زمین میں دبا دیں۔کلراٹھی زمین اور کلر والے پانی میں بھی کاشت کی جاسکتی ہے۔

طریقہ کاشت

اچھی طرح تیار کردہ کھیت کو 10 مرلہ کی چھوٹی چھوٹی کیاریوں میں تقسیم کر کے 75 سینٹی میٹر کے فاصلے پر پٹڑیاں بنائیں۔ان پٹڑیوں کے دونوں کناروں پر کسی لکڑی سے 2 تا 3 سینٹی میٹر گہری لکیریں لگائیں اور ان میں بیج کا کیرا کر دیں۔پٹڑی کے درمیان سے ہاتھ کی مدد سے مٹی لے کر بیج کو اچھے طریقے سے ڈھانپ دیں۔سرد موسم میں کاشت ہموار زمین پر چھٹہ دے کر کریں اور کھیلیاں بنا دیں۔اس کے علاوہ مشینی کاشت بھی کی جاسکتی ہے۔

آبپاشی و گوڈی

پالک کی فصل کو پہلی آبپاشی بوائی کے فوراً بعد کی جائے۔گرم موسم میں ہر چار پانچ دن کے وقفہ سے آبپاشی کرتے رہیں اور سردیوں میں ضرورت کے مطابق پانی لگائیں یعنی بارش اور سرد موسم کی صورت میں پانی کا وقفہ بڑھایا جاسکتا ہے۔جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے فصل کی تین سے چار دفعہ گوڈی کریں۔

کھادوں کا استعمال

پالک کی فصل میں بوائی کے وقت ڈیڑھ بوری ڈی اے پی، آدھی بوری یوریا اور ایک بوری ایس او پی ڈالیں۔اس کے بعد ہر کٹائی کے بعد ایک بوری یوریا یا آدھی بوری یوریا اور ایک بوری امونیم سلفیٹ ڈالیں۔نائٹروجنی کھاد کے استعمال سے فصل کے پتے بڑے سائز کے ہو جاتے ہیں جس سے زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے اور قیمت بھی اچھی ملتی ہے۔

فصل کی کٹائی

پالک کی پہلی کٹائی عام طور پر بوائی کے تقریباً ایک ماہ کے بعد کی جاتی ہے اور بعد والی کٹائیاں فصل کی بڑھوتری کے مطابق 20 تا 25 دن کے وقفہ سے کی جاتی ہیں۔

سلاد

سلاد دیگر سبزیوں سے قدرے مختلف ہے۔اس میں وٹامن اے اور سی، تھایامین، رائبوفلیون، معدنی نمکیات، فولاد، کیلشیم اور فاسفورس پائے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ پروٹین اور فائبر وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔پتوں کی خوشنما رنگت اور دوسری خوبیوں کی بنا پر یہ سلاد کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔سلاد کی کاشت بہت ہی کم رقبہ پر کی جاتی ہے۔صرف بڑے بڑے شہروں کے ارد گرد ہی اس کی کاشت ہوتی ہے۔

آب و ہوا

سلاد موسم سرما کی فصل ہے۔گرم موسم میں اس کی کاشت ممکن نہیں کیونکہ 28 ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ درجہ حرارت میں بیج نہیں اُگتا اور اگر اُگ بھی آئے تو اس کے پتوں میں کڑواہٹ زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ استعمال کے قابل نہیں ہوتا۔اس کی بہترین نشوونما کے لئے 12 سے 20 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت موزوں ہے۔

وقتِ کاشت

سلاد کی نرسری 15 ستمبر تا آخر اکتوبر کاشت کی جاتی ہے اور 30 تا 35 دن کی عمر میں منتقل کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں سلاد نومبر میں بذریعہ بیج بھی کاشت کیا جاسکتا ہے۔

شرح بیج

سلاد کی بذریعہ نرسری کاشت کے لئے 125 تا 150 گرام بیج فی ایکڑ درکار ہوتا ہے۔

زمین کی تیاری

سلاد کی کاشت کے لئے زرخیز، ریتلی میرا اور میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو موزوں ہے۔ کاشت سے ایک ماہ پہلے اچھی طرح سے تیار اور ہموار زمین میں گوبر کی گلی سڑی کھاد بحساب 10 تا 15 ٹن فی ایکڑ ڈالنے کے بعد ہل چلا کر زمین میں دبا دیں اور پانی لگا دیں۔ وتر آنے پر دوبارہ ہل چلا کر سہاگہ پھیریں۔

پنیری لگانے کا طریقہ

سلاد کا بیج چونکہ سائز میں بہت باریک ہوتا ہے اس لئے اس کی کاشت کے لیے پنیری لگانا زیادہ سودمند رہتا ہے۔ ایک ایکڑ رقبہ کی پنیری لگانے کے لئے 3 تا 4 مرلہ زمین درکار ہوتی ہے۔ زمین کو اچھی طرح تیار کر لیں اور ہموار زمین پر سطح زمین سے 15 سینٹی میٹر اونچی اور 60 سینٹی میٹر چوڑی پٹریاں بنائیں۔ سلاد کا بیج بذریعہ چھٹہ ان پٹریوں میں بکھیر کر اس پر پتوں کی گلی سڑی کھاد کی تہہ بکھیر دیں اور کماد کی کھوری یا پرالی سے ڈھانپ دیں۔ فوارہ کی مدد سے روزانہ آبپاشی کریں۔ جب بیج اگنا شروع ہو جائیں تو کھوری یا پرالی ہٹا دیں۔

طریقہ کاشت

سلاد کی کاشت کے لئے 1/2 میٹر چوڑی پٹریاں بنائیں اور پٹریوں کے دونوں کناروں پر سلاد کے پودے 30 سینٹی میٹر کے فاصلے پر لگا کر پانی لگائیں۔

آبپاشی و گوڈی

سلاد کی فصل کو عام طور پر 8 تا 10 پانی کافی ہوتے ہیں۔ شروع میں دو تا تین مرتبہ آبپاشی ایک ہفتہ کے وقفہ سے کریں۔ اس کے بعد موسم کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ وقفہ دس سے پندرہ دن کیا جا سکتا ہے۔ سلاد کی فصل میں جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے تین سے چار دفعہ گوڈی کریں۔

کھادوں کا استعمال

- بوائی کے وقت مندرجہ ذیل شرح سے کھاد استعمال کریں۔

خوراکی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			مقدار کھاد (بوری فی ایکڑ)
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
9	23	25	ایک بوری ڈی اے پی اور ایک بوری ایس او پی

- بوائی کے ایک ماہ بعد آدھی بوری امونیم سلفیٹ اور مزید ایک ماہ بعد آدھی بوری امونیم سلفیٹ فی ایکڑ استعمال کریں۔ نائٹروجنی کھاد کے استعمال سے پتوں کا سائز بڑھتا ہے جس سے زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے اور بہتر قیمت مل جاتی ہے۔

سرما کی سبزیوں کی بیماریاں اور ان کا انسداد

بیماری	شناخت/علامات	تدارک
روئیں دار پھپھوندی Downy Mildew گوبھی، بند گوبھی اور مٹر	پتوں پر نچلی سطح پر نمدار دھبے ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ دھبے نوکدار اور پیلے ہوتے ہیں جو بعد میں گہرے بھورے رنگ کے ہو جاتے ہیں، یہ دھبے تیزی سے پھیلتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے پودے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ پودے کے تمام پتے سوکھ جاتے ہیں اور پودا مرجھا جاتا ہے۔ بیماری 15 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت اور 80 فیصد سے زیادہ نمی اور ابر آلود موسم میں تیزی سے پھیلتی ہے۔	• پودے سے پودے کا فاصلہ زرعی ماہرین کا تجویز کردہ رکھیں زیادہ قریب لگانے کی صورت میں نمی بڑھ جاتی ہے اور بیماری کا حملہ شدت اختیار کر جاتا ہے۔ • کوشش کریں کہ فصلات کو دن کے وقت پانی لگائیں تاکہ ان کے پتوں پر موجود نمی کم ہو سکے اور بیماری کے اثرات سے بچایا جا سکے۔ • حملہ کی صورت میں درج ذیل سفارش کردہ پھپھوندی کُش زہروں میں سے کوئی ایک ادل بدل کر کے 7 دن کے وقفے کے ساتھ سپرے کریں۔ بیماری کی شدت میں تین دن کے وقفے کے ساتھ سپرے کریں۔ • مینکوزیب + میٹالیکسل بحساب 3 گرام فی لٹر پانی یا • کلوروتھیلونل + اوکساتھیاپی پرولین بحساب 2 ملی لٹر فی لٹر پانی • ازاکسی سٹروبن + فلوٹریافول بحساب 3 ملی لٹر فی لٹر پانی
سفوفی پھپھوندی Powdery Mildew گاجر	پتوں کی نچلی سطح پر سفید رنگ کے گول گول دھبے نمودار ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ ان دھبوں میں سفید رنگ کا پاؤڈر بھی موجود ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ یہ دھبے جن میں پھپھوندی کا پاؤڈر موجود ہوتا ہے پودوں کے دیگر حصوں مثلاً تنے اور پھل وغیرہ پر ظاہر ہوتے ہیں۔ شدید حملے کی صورت میں پتے بھورے ہو کر مرجھا جاتے ہیں، پھلوں کی افزائش رُک جاتی ہے اور اکثر اوقات پھل کا ذائقہ بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ بیماری کی شدت میں اضافہ 20 تا 25 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت اور فضا میں نمی کی مقدار 50 فیصد سے کم ہونے پر ہوتا ہے۔	• کھیت کو جڑی بوٹیوں سے محفوظ رکھیں۔ • قوتِ مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کریں۔ • بیماری کے حملہ کی صورت میں سفارش کردہ پھپھوندی کُش زہروں میں سے کوئی ایک ادل بدل کے اُصول سے 5 دن کے وقفے کے ساتھ سپرے کریں۔ سپرے اس طرح کریں کہ پودے کا ہر حصہ اچھی طرح بھیگ جائے۔ • سلفر بحساب 6 گرام فی لٹر پانی • ٹرائی فلوکسی سٹروبن + ٹیبوکونازول بحساب 65 گرام فی ایکڑ • پنکونازول بحساب 0.5 ملی لٹر فی لٹر پانی

جنوبی جھلساؤ Southern Blight/crown rot گاجر	بیماری کا حملہ زیادہ تر تنے کے اس حصے پر ہوتا ہے جو زمین سے ذرا اوپر یا زمین میں دھنسا ہوا ہوتا ہے، پھپھوندی کی افزائش کی وجہ سے تنا اور پھل بھی جو زمین کے ساتھ پڑا ہوا ہے، گل جاتا ہے۔ متاثرہ پودے کے تنے سے سفید رنگ کی دھاگہ نما گوند نکل آتی ہے اور اگر متاثرہ پودے کے تنے کو اوپر سے عرضی تراشے کر کے دیکھیں تو اس میں سیکلروشیا بنے ہوئے نظر آتے ہیں جو چھوٹے چھوٹے موتی کی صورت میں نظر آتے ہیں جو شروع میں سفید بعد میں سرخ اور پھر بھورے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ بیماری کی وجہ سے پودے کی خوراک کی نالیاں تباہ ہو جاتی ہیں اور پودا مرجھانے کے ساتھ ہی مر جاتا ہے۔	• فصل کو اونچی وٹوں پر کاشت کریں تاکہ پانی پودے کے تنے تک نہ چڑھ سکے۔ • بیج کو بوائی سے قبل سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگا کر کاشت کریں۔ • قوتِ مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کریں۔ • جنوبی جھلساؤ سے متاثرہ کھیت میں بوائی نہ کریں۔ • اگر کاشت کردہ سبزیات میں جنوبی جھلساؤ کی علامات ظاہر ہوں تو درج ذیل سفارش کردہ پھپھوندی کش زہروں میں سے کوئی ایک سپرے کریں۔ • پروپی نیب بحساب 10 گرام فی لٹر پانی • میٹی رام + پائیروکلوسٹروبن بحساب 6 گرام فی لٹر پانی • ایزاکسی سٹروبن + ڈائی فینا کونازول بحساب 2 ملی لٹر فی لٹر پانی
پتوں کے داغ Leaf Spot تقریباً سب سبزیات	پتوں پر چھوٹے چھوٹے نمدار دھبے ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں جو بعد میں پیلے رنگ کے ہو جاتے ہیں اور بعد ازاں یہ دھبے بھورے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ شدید گرمی کی صورت میں یہ دھبے آپس میں مل جاتے ہیں اور پودا اپنی غذائی ضروریات اچھے طریقے سے پوری نہیں کر پاتا۔	• بیماری کے ظاہر ہوتے ہی درج ذیل سفارش کردہ پھپھوندی کش زہروں میں سے ایک ادل بدل کے اصول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے 5 دن کے وقفے سے اچھی طرح سپرے کریں تاکہ پودا مکمل طور پر پھپھوندی کش زہر سے بھیگ جائے۔ • ایزاکسی سٹروبن + ڈائی فینا کونازول بحساب 2 ملی لٹر فی لٹر پانی • پیڈی فلومیتھا تھین + ڈائی فینا کونازول بحساب 2 ملی لٹر فی لٹر پانی • فلوپائیرام + ٹرائی فلوکسی سٹروبن بحساب 2 گرام فی لٹر پانی
سبزیوں کے خطیئے Nematode تقریباً سب سبزیات	اس بیماری کا سبب نیما ٹوڈ ہے جس میں پودے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے، پتے پیلے سے نظر آتے ہیں اور پودے مرجھائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ متاثرہ پودے کو اکھاڑ کر دیکھا جائے تو جڑوں پر چھوٹی چھوٹی گانٹھیں نظر آتی ہیں۔ خطیئے پودوں کی جڑوں کو زخمی کر دیتے ہیں اور دیگر بیماری پھیلانے والے جراثیم کی منتقلی کا سبب بنتے ہیں جیسے مرجھاؤ اور گلاؤ وغیرہ۔	انسداد کے لئے سفارش کردہ زہر استعمال کریں۔ • فلوپائی رام 34.48 بحساب 500 ملی لٹر فی ایکڑ یا • فوس تھیازیٹ بحساب 2 کلوگرام فی ایکڑ یا • کاڈوسافاس بحساب 2 کلوگرام فی ایکڑ

سرما کی سبزیوں کے نقصان دہ کیڑے اوران کا انسداد

کیڑا/سبزیات	شناخت/علامات	تدارک
ست تیلہ (Aphids) گوبھی، بند گوبھی،شلجم و دیگرسبزیات۔	ست تیلہ پتوں کی نچلی سطح سے رس چوس کرنقصان پہنچاتا ہے۔اپنے جسم سے ایک میٹھامادہ خارج کرتا ہےجس کی وجہ سے پتوں پرسیاہ رنگ کی اُلی لگ جاتی ہے اور پتوں کا ضیائی تالیف کاعمل شدید متاثر ہوتا ہے۔اس کا حملہ وسط فروری سے مارچ میں شدید ہوتا ہے۔چھوٹے پودوں کی بڑھوتری رُک جاتی ہے اور پودے خاطر خواہ پیداوار بھی نہیں دیتے۔ہوا میں زیادہ نمی اورکم درجہ حرارت والا موسم ست تیلے کی افزائش میں کافی معاون ثابت ہوتا ہے۔سبزیوں میں بالغ پروانے بھی ملتے ہیں جو ایک کھیت سے دوسرے کھیت میں منتقل ہوتے رہتے ہیں۔یہ کیڑا عام طور پر وائرسی بیماریاں پھیلاتا ہے۔شدید حملے کی صورت میں فصل کالی نظر آتی ہے۔	● ست تیلے کے انسداد کے لیےاس کے دُشمن کیڑے جیسے لیڈی برڈ بیٹل اورکرائی سوپرلا کی تعداد بڑھائیں۔پاورسپریئر کے ساتھ زیادہ پریشر سے پانی کا سپرے کریں۔شدید حملے کی صورت میں سفارش کردہ کیڑے مارزہر سپرے کریں۔ ● کلورفینا پائر360ایس سی بحساب75ملی لٹرفی ایکڑ یا ● ایسٹامیپرڈ20ایس پی بحساب 125 گرام فی ایکڑ یا ● تھایامیتھاکسم25ڈبلیوجی بحساب 24 گرام فی ایکڑ
چست تیلہ (Jassids) سبزیات	بچے اور بالغ دونوں ہی پتوں کی نچلی سطح سے رس چوستے ہیں۔پتوں کے کنارے گہرے پیلے اور بعد میں سرخی مائل ہوجاتے ہیں۔جو بعد میں خشک ہوکر نیچے کی جانب یااوپر کی جانب کپ نما شکل اختیار کر جاتے ہیں اور شدید حملہ کی صورت میں پتے گرنا شروع ہو جاتے ہیں اور فصل جھلسی ہوئی نظر آتی ہے۔	● کھیت کوجڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں۔قوتِ مدافعت والی اقسام کاشت کریں۔چست تیلے کے انڈے،بالغ اور بچے کھانے والی مفیدسنڈی کے لاروے کی افزائش کی جائے۔شدید حملے کی صورت میں کوئی ایک سفارش کردہ کیڑے مارزہر سپرے کریں۔ فلونیکا مڈ50WG بحساب60 تا80 گرام فی ایکڑ یا ڈائینوٹیفیوران 20SG بحساب100 گرام فی ایکڑ یا ڈائینوٹیفیوران+ کلورفینا پائر43WDG بحساب150 گرام فی ایکڑ یا ڈائی میتھوایٹ40%ای سی بحساب400ملی لٹرفی ایکڑ

سفید مکھی (White fly) تقریباً سب سبزیات	سفید مکھی بہت چھوٹا سا کیڑا، جسم کا رنگ زردی مائل اور اس کے پر سفید رنگ کے پاؤڈر سے ڈھکے ہوتے ہیں۔اس لیے اس کیڑے کا رنگ سفید نظر آتا ہے۔ بچے چپٹے بیضوی شکل کے ہلکے زرد یا سبزی مائل زرد رنگ کے ہوتے ہیں جو کہ پتوں کی نچلی سطح پر چپکے ہوتے ہیں۔ بالغ اور بچے دونوں رس چوس کر پودوں کو کمزور کر دیتے ہیں۔سفید مکھی میٹھا لیس دار مادہ بھی خارج کرتی ہے جس پر سیاہ رنگ کی اُلی لگ جانے سے پودے کا حملہ شدہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے جو ضیائی تالیف میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے اور پودے کمزور ہو جاتے ہیں۔شدید حملہ پیداوار میں کمی کا باعث بنتا ہے۔سفید مکھی وائرسی بیماری کو ایک پودے سے دوسرے پودے تک پھیلانے کا ذریعہ بنتی ہے۔یہ خشک آب و ہوا اور زیادہ درجہ حرارت جیسے حالات میں زیادہ حملہ کرتی ہے۔	• کھیت کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں۔کسان دوست کیڑے مثلاً گرین لیس ونگ، لیڈی برڈ بیٹل وغیرہ کی افزائش کو فروغ دیں۔زیادہ سوکا نہ آنے دیں۔ شدید حملے کی صورت میں مندرجہ ذیل سفارش کردہ زہر سپرے کریں۔ فلونیکامڈ 50WG بحساب 80 گرام فی ایکڑ یا ڈایافینیتھوران 500SC بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ یا پائری پروکسی فن 10.8EC بحساب 300 گرام فی ایکڑ یا افیڈوپائروپن 5%DC بحساب 400 ملی لٹر فی ایکڑ یا پائری فلوکوینازون 20WG بحساب 200 گرام فی ایکڑ
سرخ جوئیں (Red mites) تمام سبزیات	جوئیں ایک علیحدہ گروپ ہے۔کیڑوں کی چھ ٹانگیں ہوتی ہیں جبکہ مائیٹس کی آٹھ ٹانگیں ہوتی ہیں۔یہ قد میں بہت چھوٹی ہوتی ہیں لہٰذا محدب عدسہ کی مدد سے ہی پتوں پر نظر آسکتی ہیں۔سرخ مائیٹ کی مادہ کا رنگ سرخی یا سبزی مائل زرد ہوتا ہے۔پیٹھ پر دو سرخ رنگ کے دھبے ہوتے ہیں۔ بچے بھی شکل میں مائیٹ ہی کی طرح کے ہوتے ہیں۔پتوں پر حملہ کے شروع میں ہلکے سبز سے لے کر سفیدی مائل پیلے رنگ کے دھبے بننا شروع ہو جاتے ہیں اور پتے گر جاتے ہیں۔شدید حملے کی صورت میں سارا پتا سفید رنگ کے ریشمی جالوں سے ڈھک جاتا ہے۔رس چوسنے کی وجہ سے پتے کناروں سے مڑ جاتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کا سبز رنگ پیلے اور بعد میں بھورے رنگ کی شکل کا ہو جاتا ہے۔پودا دور سے دیکھنے پر مرجھاؤ کی علامات سے ملتا جلتا نظر آتا ہے۔پودے کے تمام پتے مائیٹس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں اور پیداوار شدید متاثر ہوتی ہے۔	•اس کا حملہ گرم اور خشک موسم میں ہوتا ہے۔اگر مناسب آبپاشی کا بندوبست کر دیا جائے تو اس کا حملہ کم ہو جاتا ہے۔ •شدید حملے کی صورت میں درج ذیل سفارش کردہ زہروں میں سے کوئی ایک زہر سپرے کریں۔ ڈائیا فینتھیوران 500 ایس سی بحساب 500 ملی لٹر فین پائروکسی میٹ 5%SC بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ سپائرومیسی فن 240SC بحساب 100 ملی لٹر فی ایکڑ ہیگزی تھیازون 10WP بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ

امریکن سنڈی (American Worm) تمام سبزیات	اس کی سنڈیاں شگوفوں، کلیوں، پھولوں اور پھل پر حملہ کرتی ہیں۔ یہ پھل میں سوراخ کر کے اندر داخل ہو جاتی ہیں۔کھاتے وقت سنڈی اپنا سر پھل کے اندر اور باقی جسم باہر رکھتی ہے۔امریکن سنڈیاں مختلف رنگوں کی ہوسکتی ہیں۔سنڈی کا رنگ ہلکا بھورا ہوتا ہے،سر موٹا اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے جبکہ لشکری سنڈی کا سر جسم کے مقابلے میں باریک اور کالے رنگ کا ہوتا ہے۔ پورا قد اختیار کرنے پر یہ زردی مائل یا سبز رنگ کی بھی ہوسکتی ہے۔گرم مرطوب اور بارشی موسم میں اس کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔مادہ پتوں اور پھل کے اوپر کے حصے پر انڈے دیتی ہے اور اس کے زیادہ تر انڈے پودے کی نرم شاخوں پر ہوتے ہیں۔	• روشنی کے پھندے لگا کر پروانوں کو تلف کریں۔ • حملہ کے ابتدائی مرحلے میں انڈوں اور سنڈیوں کو ہاتھ سے تلف کریں۔ • کسان دوست کیڑوں کی افزائش کریں۔ • کیمیائی انسداد کے لئے کوئی ایک سفارش کردہ کیڑے مار زہر سپرے کریں۔ لیوفینوران 50ای سی بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ فلوبینڈامائیڈ 480 ایس سی بحساب 20 تا 30 ملی لٹر فی ایکڑ کلورانیٹرانیلی پرول 200SC بحساب 50 ملی لٹر فی ایکڑ سپینٹورام 120SC بحساب 80 ملی لٹر فی ایکڑ
لیف مائینر (Leaf Miner) تمام سبزیات	اس کیڑے کا حملہ ٹنل میں کاشت کی صورت میں زیادہ شدت کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ کیڑا پتوں کا سبز مادہ کھرچ کر کھا جاتا ہے اور پتوں پر بے ڈھنگی سفید لکیریں نظر آتی ہیں۔	• انسداد کے لئے کسی ایک سفارش کردہ زہر کا سپرے کریں۔ • پائیری و پروکسی فن 10.8 ای سی بحساب 50 ملی لٹر فی ایکڑ • تھایامیتھاکسم 25 ڈبلیو جی بحساب 24 گرام فی ایکڑ • ایسٹامیپرڈ 20 ایس پی بحساب 60 گرام فی ایکڑ • بائی فینتھرین 10EC بحساب 250 ملی لٹر فی ایکڑ
دیمک (Termites) تقریباً تمام سبزیات	یہ کیڑے پودوں کی جڑوں اور زیر زمین تنوں پر حملہ کرتے ہیں اور ان کو کھاتے ہیں۔حملہ شدہ پودے پہلے مرجھاتے ہیں اور بعد میں خشک ہو جاتے ہیں۔	• کچی گوبر کی کھاد کا استعمال نہ کریں۔ • حملہ شدہ کھیتوں میں بھر کر پانی لگانے سے حملہ کم ہو جاتا ہے۔ • انسداد کے لئے کلورپائریفاس 40EC بحساب 2 لٹر یا فپرونل 2.5EC بحساب 500 ملی لٹر 100 لٹر پانی میں ملا کر فلڈ کریں۔

گوبھی کی تتلی (Cabbage Butter fly)	سنڈیاں بڑی تیزی سے پتوں کو کاٹ کر کھا جاتی ہیں۔جن سے پتوں میں بڑے بڑے سوراخ بن جاتے ہیں۔شدید حملہ کی صورت میں صرف پتوں کی رگیں بچ جاتی ہیں۔پھل کی کوالٹی اور سائز شدید متاثر ہوتا ہے۔	• انڈوں کے گچھوں اور سنڈیوں کو اکٹھا کر کے تلف کریں۔یہ اقدام حملہ شروع ہونے کی ابتدا پر ہی کریں۔ٹرائیکو گراما کے کارڈ لگائیں۔ • حملہ کی صورت میں مندرجہ ذیل سفارش کردہ زہروں میں سے کوئی ایک سپرے کریں۔ • فلیوبینڈ امائیڈ480SC بحساب 50 ملی لٹر فی ایکڑ • کلورانیٹرانیلی پرول200SC بحساب 50 ملی لٹر فی ایکڑ • لیوفینوران 50 EC بحساب200 ملی لٹر فی ایکڑ • کلورانیٹر نیلی پرول + تھایامیتھوکسم300SC بحساب 80 ملی لٹر فی ایکڑ • گیما سائی ہیلوتھرین+کلورپائریفاس31EC بحساب500 ملی لٹر فی ایکڑ • ایمامیکٹن بینزوایٹ1.9EC بحساب200 ملی لٹر فی ایکڑ • بائی فینتھرین10EC بحساب200 ملی لٹر فی ایکڑ
چمکیلا پروانہ (Diamond back Moth)	اس کیڑے کی سنڈیاں اور پروانہ چمکدار ہوتا ہے اس لیے اس کو چمکیلا پروانہ کہتے ہیں۔اس کی سنڈیاں گوبھی، بند گوبھی، بروکلی کے پھول اور نرم پتے کھا کر پودے کو تباہ کرتی ہیں۔چھوٹی سنڈیاں پتوں کی نچلی طرف کی بافتوں میں سوراخ کر کے سرنگوں کے اندر سے اپنی خوراک کھاتی ہیں۔شروع میں ان کی موجودگی کا اندازہ سیاہ رنگ کے فضلے سے ہوتا ہے جو کہ ہر رنگ کے دھانے پر موجود ہوتا ہے۔اس سے متاثرہ سبزی استعمال کے قابل نہیں رہتی اور پیداوار میں خاصی کمی واقع ہوتی ہے۔	• روشنی کے پھندوں کا استعمال کریں۔ • کسان دوست کیڑوں کی افزائش کریں۔ • گوبھی /بند گوبھی میں ٹماٹر کی کاشت سے بھی اس کے حملہ میں کمی ہوتی ہے۔حملہ کی صورت میں مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک سفارش کردہ زہر سپرے کریں۔ • فلیوبینڈ امائیڈ480SC بحساب50 ملی لٹر فی ایکڑ • سپینٹورام120SC بحساب80 ملی لٹر فی ایکڑ • کلورانیٹرانیلی پرول200SC بحساب50 ملی لٹر فی ایکڑ • لیوفینوران50EC بحساب200 ملی لٹر فی ایکڑ • کلورانیٹر نیلی پرول + تھایامیتھوکسم300SC بحساب 80 ملی لٹر فی ایکڑ • گیما سائی ہیلوتھرین+کلورپائریفاس31EC بحساب500 ملی لٹر فی ایکڑ • ایمامیکٹن بینزوایٹ1.9EC بحساب200 ملی لٹر فی ایکڑ • بائی فینتھرین10EC بحساب200 ملی لٹر فی ایکڑ

گوبھی کی کبڑی سنڈی (Semilooper)	اس کیڑے کی سنڈیاں کئی ایک سبزیوں اور فصلات پر حملہ کرتی ہیں۔اس کے پروانے رات کو سرگرم ہوتے ہیں۔سنڈیاں پتے کاٹ کر کھاتی ہیں اوران میں سوراخ بنادیتی ہیں۔موسم بہار میں اس کیڑے کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔	● پروانوں کی تلفی کے لیے روشنی کے پھندے لگائیں۔چھوٹے پلاٹوں میں سنڈیوں کو ہاتھ سے پکڑ کر تلف کریں۔حملہ کی صورت میں مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک سفارش کردہ زہر سپرے کریں۔ ● فلیوبینڈامائیڈ480SC بحساب50 ملی لٹر فی ایکڑ ● سپینٹورام120SC بحساب80 ملی لٹر فی ایکڑ ● کلورانیٹرانیلی پرول200SC بحساب50 ملی لٹر فی ایکڑ ● لیوفینوران50EC بحساب200 ملی لٹر فی ایکڑ ● کلورانیٹر نیلی پرول + تھایامیتھوکسم300SC بحساب80 ملی لٹر فی ایکڑ ● گیما سائی ہیلوتھرین+کلور پائریفاس31EC بحساب500 ملی لٹر فی ایکڑ ● ایمامیکٹن بینزوایٹ1.9EC بحساب200 ملی لٹر فی ایکڑ ● بائی فینتھرین10EC بحساب200 ملی لٹر فی ایکڑ
گوبھی/بند گوبھی کا گڑووال (Cabbage borer)	ابتدائی حالت کی سنڈیاں پتوں کی رگوں میں سرنگ بناتی ہیں۔بعد میں بڑی سنڈیاں پودوں کے درمیانی شگوفوں کو کاٹ کر کھا جاتی ہیں اور پودے کے تنے میں گھس جاتی ہیں جس کی وجہ سے پودے پھل یا سیڈ نہیں بنا پاتے۔	● نرسری کو منتقلی سے پہلے سپرے کریں۔صرف صحت مند پودوں کو کھیت میں لگائیں۔ ● حملہ شدہ پودوں کو اکھاڑ کر تلف کریں اور مندرجہ ذیل سفارش کردہ زہروں میں سے کوئی ایک زہر سپرے کریں۔ ● فلیوبینڈامائیڈ480SC بحساب50 ملی لٹر فی ایکڑ ● سپائی نیٹورام120SC بحساب80 ملی لٹر فی ایکڑ ● کلورانیٹرانیلی پرول200SC بحساب50 ملی لٹر فی ایکڑ ● لیوفینوران50EC بحساب200 ملی لٹر فی ایکڑ ● کلورانیٹر نیلی پرول + تھایامیتھوکسم300SC بحساب80 ملی لٹر فی ایکڑ ● گیما سائی ہیلوتھرین+کلور پائریفاس31EC بحساب500 ملی لٹر فی ایکڑ ● ایمامیکٹن بینزوایٹ1.9EC بحساب200 ملی لٹر فی ایکڑ ● بائی فینتھرین10EC بحساب200 ملی لٹر فی ایکڑ

مٹر کی پھلی کی سنڈی (Peas pod borer)	سنڈیاں پھول، پھلیاں اوران کے اندر بیجوں کوکھا جاتی ہیں۔ پیداوار اور معیار دونوں متاثر ہوتے ہیں۔	• کھیت کو جڑی بوٹیوں سے پاک کریں۔جلد پکنے والی اقسام کاشت کریں۔ • روشنی کے پھندے لگائیں۔حملہ کی صورت میں مندرجہ ذیل سفارش کردہ زہروں میں سے کوئی ایک زہر سپرے کریں۔ • فلیوبینڈامائیڈ 480SC بحساب 50 ملی لٹر فی ایکڑ • سپینٹورام 120SC بحساب 80 ملی لٹر فی ایکڑ • کلورانیٹرانیلی پرول 200SC بحساب 50 ملی لٹر فی ایکڑ • لیوفینوران 50EC بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ • کلورانیٹر نیلی پرول + تھایامیتھوکسم 300SC بحساب 80 ملی لٹر فی ایکڑ • گیما سائی ہیلوتھرین+کلورپائریفاس 31EC بحساب 500 ملی لٹر فی ایکڑ • ایمامیکٹن بینزوایٹ 1.9EC بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ • بائی فینتھرین 10EC بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ
سرسوں کی آردار مکھی (Mustard Saw Fly)	اس مکھی کی سنڈیاں پتوں میں سوراخ کرتی ہیں۔نوزائیدہ نرم پتے کھا جاتی ہیں۔چھوٹے پودے تقریباً ٹنڈ منڈ ہو جاتے ہیں۔بڑے پودوں پر جب حملہ شدید ہوتو وہ پھول یا بیج نہیں بنا پاتے۔	• گھریلو استعمال کے لیے اُگائی گئی سبزیوں پر سے اس کی سنڈیوں کو ہاتھ سے پکڑ کر تلف کریں۔شدید حملہ شدہ پتوں کو سنڈیوں سمیت توڑ کر تلف کر دیں۔حملہ کی صورت میں کوئی ایک سفارش کردہ زہر سپرے کریں۔ • ایمامیکٹن بینزوایٹ EC 1.9 بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ • سائپرمیتھرین EC 10 بحساب 250 ملی لٹر فی ایکڑ • فلیوبینڈایامائیڈ 480SC بحساب 50 ملی لٹر فی ایکڑ
چیونٹیاں مکوڑے (Ants)	یہ کیڑے نرسری اور عام کھیت میں بوئے گئے بیج کو نقصان پہنچاتے ہیں اور اُگتا ہوا بیج نکال کر لے جاتے ہیں۔	ان کے بلوں پر پرمیتھرین کا دھوڑا کریں یا کلورپائرفاس بحساب 15 ملی لٹر فی لٹر پانی پھوارے میں ڈال کر ان کے بلوں میں ڈال دیں۔

چوہے

چوہے پنیری کے وقت سے ہی نقصان پہنچانا شروع کر دیتے ہیں۔ پنیری والے کھیت سے پودوں کو اکھاڑ کر اُگتے ہوئے بیج کھا جاتے ہیں۔ کھیت میں لگائے گئے پودے جب کچھ بڑے ہو جاتے ہیں تو پودوں کو کتر کتر کر کاٹ ڈالتے ہیں۔ جوں جوں فصل بڑھتی ہے ان کا حملہ بھی بڑھتا رہتا ہے۔ کھیتوں میں ان کی سرنگوں کی وجہ سے آبپاشی کا پانی کافی حد تک ضائع ہو جاتا ہے۔ چوہے رات کے وقت زیادہ نقصان کرتے ہیں اور حملہ کھیت کے درمیانی حصہ میں شدید ہوتا ہے۔ یہ ایک کھیت سے دوسرے کھیت میں منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

انسداد

- جڑی بوٹیوں کی تلفی کریں
- کھیتوں میں زیادہ چوڑی وٹیں نہ بنائیں تا کہ ان میں سرنگیں نہ بنیں
- ڈیروں پر بلیاں رکھیں تا کہ وہ چوہوں کا شکار کریں۔
- کڑکی اور پنجروں وغیرہ سے بھی چوہے پکڑ کر ان کی تعداد کو کم کیا جا سکتا ہے۔ کڑکی اور پنجرے میں چپڑی ہوئی روٹی کے ٹکڑے بھی رکھیں۔
- اپنے کھیتوں میں کھلے منہ کے برتن یعنی مٹی کی چاٹیاں وغیرہ زمین میں اس طرح دبائیں کہ ان کا منہ زمین سے تھوڑا سا اوپر رہے۔ ان چاٹیوں کا 3/4 حصہ پانی سے بھر دیں اور اوپر تھوڑا سا سرسوں کا تیل ڈال دیں اس میں چوہے دوڑتے ہوئے برتن میں گر جائیں گے۔ ہر دس دن بعد ان برتنوں کو خالی کرتے رہیں۔ ایک ایکڑ میں کم از کم 4 برتن ضرور دبائیں۔
- چوہوں کی سرنگیں شام کے وقت تمام اطراف سے اچھی طرح بند کر دیں اور صبح جو سوراخ کھلے ہوں چوہے ان میں موجود ہوں گے اُن سوراخوں میں ایلومینیم فاسفائیڈ فی سوراخ دو گولی رکھ کر سوراخ کو اچھی طرح بند کر دیں۔ اس طرح چوہے اندر ہی اندر زہریلی گیس سے مر جائیں گے۔
- زنک فاسفائیڈ کے زہریلے طعمے کی گولیاں بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔ زہریلے طعمے کی گولیاں بنائیں اور کھیت میں تھوڑے فاصلے کے ساتھ ایسی جگہوں پر رکھیں جہاں چوہے ان کو استعمال کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں۔

*****

زرعی معلومات کیلئے ہیلپ لائن اور ویب سائٹ

کاشتکار سبزیات اور دیگر فصلات کے کاشتی اُمور کے سلسلہ میں محکمہ کی ہیلپ لائن 0800-17000 پر پیر تا ہفتہ صبح آٹھ بجے تا رات آٹھ بجے فون کر کے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔اس کے علاوہ محکمہ زراعت کی ویب سائٹ www.agripunjab.gov.pk سے بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

نمبر شمار	نام ادارہ	کوڈ نمبر	فون دفتر	ای میل ایڈریس
1	ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) پنجاب لاہور	042	99200732	agriextpb@gmail.com
2	ڈائریکٹر جنرل زراعت (ایف&ٹی) پنجاب لاہور	042	99200741	adgaftpb@gmail.com
3	ڈائریکٹر زراعت کوآرڈینیشن (ایف ٹی وائے آر) پنجاب لاہور	042		dacpunjab@gmail.com
4	پلانٹ پیتھالوجی ریسرچ انسٹیٹیوٹ جھنگ روڈ فیصل آباد	041	9201683	directorppri@yahoo.com
5	نظامت سبزیات ایوب زرعی ترقیاتی ادارہ جھنگ روڈ، فیصل آباد	041	9201678	directorvegetable@yahoo.com
6	انٹومالوجیکل ریسرچ انسٹیٹیوٹ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد	041	9201680	director_entofsd@yahoo.com
7	ڈائریکٹر زراعت (ہارٹیکلچر توسیع)، لاہور	042	99203454	dahorticulture.ext@gmail.com

ڈائریکٹوریٹ آف ایگریکلچر زونل دفاتر

نمبر شمار	نام ادارہ	کوڈ نمبر	فون دفتر	ای میل ایڈریس
1	ڈائریکٹر زراعت (ایف ٹی اینڈ اے آر) شیخوپورہ	056	9200291	dafarmskp@gmail.com
2	ڈائریکٹر زراعت (ایف ٹی اینڈ اے آر) گوجرانوالہ	055	9200200	daftgrw@gmail.com
3	ڈائریکٹر زراعت (ایف ٹی اینڈ اے آر) وہاڑی	067	9201188	dafarmvehari@yahoo.com
4	ڈائریکٹر زراعت (ایف ٹی اینڈ اے آر) سرگودھا	048	3711002	arfsgd49@yahoo.com
5	ڈائریکٹر زراعت (ایف ٹی اینڈ اے آر) کروڑ، لیہ	0606	810113	daftkaror@gmail.com
6	ڈائریکٹر زراعت (ایف ٹی اینڈ اے آر) رحیم یارخان	068	-	daftrykhan@gmail.com
7	ڈائریکٹر زراعت (ایف ٹی اینڈ اے آر) چکوال	0543	571110	ssmsarfchk@hotmail.com

دفاتر نظامت و نائب نظامت زراعت (توسیع) پنجاب

1	نظامتِ زراعت (توسیع) لاہور	042	99201171	daelahore@yahoo.com
2	لاہور	042	99200736	doaelhr2009@yahoo.com
3	قصور	049	9250042	ddaeksr@gmail.com
4	شیخوپورہ	056	9200263	ddaeskp@gmail.com
5	ننکانہ صاحب	056	9201134	ddaenns@gmail.com
6	نظامت زراعت (توسیع) فیصل آباد	041	9200755	daextfsd@gmail.com
7	فیصل آباد	041	9200754	ddaextfsd@gmail.com
8	جھنگ	047	9200289	ddajhang@gmailcom
9	ٹوبہ ٹیک سنگھ	046	9201140	doagrittsingh@yahoo.com
10	چنیوٹ	0476	9210171	chiniot.agri@yahoo.com
11	نظامت زراعت (توسیع) گوجرانوالہ	055	9200198	daextgujranwala@gmail.com
12	گوجرانوالہ	055	9200195	ddaextensiongrw@gmail.com
13	سیالکوٹ	052	9250311	doaextskt@yahoo.com
14	نارووال	0542	2413002	ddanarowal@gmail.com
15	نظامت زراعت (توسیع) گجرات	053	9330345	daextgujrat@gmail.com
16	گجرات	053	9260346	ddaextgujrat@gmail.com
17	منڈی بہاؤالدین	0546	650390	ddaextmbdin@gmail.com
18	حافظ آباد	0547	920062	doagriextension@gmail.com
19	وزیر آباد	055	6601280	docotor35@gmail.com
20	نظامت زراعت (توسیع) سرگودھا	048	9230526	director.agri.sgd@gmail.com
21	سرگودھا	048	9230232	doaextentionsargodha@gmail.com
22	بھکر	0543	9200144	doaextbkr@yahoo.com
23	خوشاب	0454	920158	ddaextkhb@gmail.com

24	میانوالی	0459	920095	doagri.extmwi@gmail.com
25	نظامت زراعت(توسیع) ساہیوال	040	4400198	daextswl@gmail.com
26	ساہیوال	040	9330185	doaextsahiwal@yahoo.com
27	اوکاڑہ	044	9200264	ddaextok@gmail.com
28	پاکپتن	0457	921046	ddaextpakpattan@gmail.com
29	نظامت زراعت(توسیع) ملتان	061	9200317	daextmultan@gmail.com
30	ملتان	061	9200748	doaextmultan@hotmail.com
31	خانیوال	065	9200060	ddaextkwl@gmail.com
32	لودھراں	0608	921106	doalodhran@gmail.com
33	وہاڑی	067	9201185	doaextvehari@hotmail.com
34	نظامت زراعت(توسیع)بہاولپور	062	9255181	directoragriextbwp@gmail.com
35	بہاولپور	062	9255184	doaextbwp2010@gmail.com
36	بہاولنگر	063	9240124	ddaextbwn@ygmail.com
37	رحیم یارخان	068	9230129	ddaextrykhan1@gmail.com
38	نظامت زراعت(توسیع)ڈیرہ غازی خان	064	9260142	daextdgk@gmail.com
39	ڈیرہ غازی خان	064	9260143	ddaextdgk@gmail.com
40	لیہ	0606	920301	doaext.layyah@gmail.com
41	راجن پور	0604	920084	ddaextrp2@gmail.com
42	مظفرگڑھ	066	9200042	ddaagriextmzg@gmail.com
43	نظامت زراعت(توسیع)راولپنڈی	051	9292060	darawalpindi@gmail.com
44	راولپنڈی	051	9292160	do.agriext.rwp.pk@gmail.com
45	چکوال	0543	551556	doaextckl@gmail.com
46	جہلم	0544	9270324	doaejlm@yahoo.com
47	اٹک	057	9316129	doa_agriext_atk@yahoo.com

موسم سرما کی سبزیات کی پیداوار بڑھانے کے لئے عوامل

- مٹر کی اگیتی اقسام کی کاشت اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں کریں تاہم اگر درجہ حرارت کم ہو جائے تو ستمبر کے آخر میں کاشت کی جا سکتی ہیں۔ پچھیتی اقسام کی کاشت اکتوبر کے آخری ہفتہ اور نومبر کے پہلے ہفتہ میں کریں۔
- سبزیات کی کاشت کے لئے زمین کو ہموار کریں اور اس کے لئے لیزر لینڈ لیولر استعمال کریں۔
- سبزیات کی کاشت سفارش کردہ وقت پر کریں۔
- پھول گوبھی، بند گوبھی اور سلاد کی کاشت کے لئے سفارش کردہ طریقہ کے مطابق نرسری اُگائیں اور دیمک کے انسداد کے لئے پیشگی بندوبست کریں۔
- نرسری کے لئے تحفظ نباتات کا خاص خیال رکھیں اور سیڈ بیڈ کے لئے ترجیحاً بھل والی مٹی استعمال کریں۔
- بیج کی سفارش کردہ فی ایکڑ مقدار کاشت کریں اور پودوں کی مجوزہ تعداد پوری کریں۔
- جڑ والی سبزیات یعنی مولی، گاجر، شلجم وغیرہ کے لئے زمین بہت اچھی طرح تیار کریں تاکہ سبزیوں کی شکل دلکش ہو۔
- سبزیات میں جڑی بوٹیوں کی تلفی اور بیماریوں ونقصان دہ کیڑوں کے انسداد کے لئے بروقت سفارش کردہ طریقہ کار اختیار کریں۔
- سبزیات پر زرعی زہروں کا استعمال احتیاط سے کریں سفارش کردہ محفوظ زہروں کا استعمال مجوزہ طریقہ کار کے مطابق کریں۔
- سبزیوں کی برداشت کے وقت مارکیٹ کے حالات سے باخبر ہیں اور صورت حال کے مطابق سبزیں منڈی میں بھیجیں۔
- سبزیوں کی برداشت کے بعد گریڈنگ اور پیکنگ وغیرہ کا خاص خیال رکھیں۔
- پالک سلاد وغیرہ کی گٹھیاں بناتے وقت خیال رہے کہ ان میں پانی نہ ہو تاکہ دوران نقل وحمل یہ گلنے سڑنے سے محفوظ رہیں۔
- سبزیات کے لئے سفارش کردہ کھادوں کا استعمال مجوزہ طریقہ کار کے مطابق کریں۔
- سبزیات کو آبپاشی فصل کی ضرورت اور موسمی پیشین گوئی کو مدنظر رکھ کر کریں۔

☆☆☆

تیار کردہ: نظامتِ زراعت کوآرڈینیشن (فارمز، ٹریننگ واڈاپٹو ریسرچ) پنجاب لاہور

ڈیزائننگ و اشاعت: نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات پنجاب، لاہور

اشاعت: 2024-25

Scan for Website | Scan for YouTube | Scan for Facebook | Scan for TikTok